www.KitaboSunnat.com

سلسلہ منشورات 65

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ

اِحترامِ مسلم

تالیف

شیخ الاسلام عبد الرؤف رحمانی جھنڈا نگری

تحقیق وتخریج
محمد افضل الاثری

مکتبۃ الامام البخاری
الدار العلمیۃ لنشر التراث الاسلامی
متصل مسجد اہلحدیث کورٹ روڈ کراچی
0321-8750161

مکتبۃ السنۃ
الدار السلفیۃ لنشر التراث الاسلامی
منظور کالونی گجر چوک کراچی۔ فون 8246734
0300-2160113

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿وَاذْكُرُوْا اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا﴾-(آل عمران:103)

''اور (اس وقت کو) یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے' پس اس (اللہ تعالیٰ) نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی' سو تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی بن گئے''۔

احترامِ مسلم

تصنیف:

شیخ الاسلام مولانا عبدالرؤف صاحب رحمانی جھنڈا نگری

تخریج وتحقیق: محمد افضل خلیل احمد الاثری

ناشر

مکتبۃ الإمام البخاری مکتبۃ السنۃ

الدار العلمیۃ لنشر التراث الإسلامی الدار السلفیۃ لنشر التراث الإسلامی

متصل مسجد اہلحدیث کورٹ روڈ۔ منظور کالونی گجر چوک۔کراچی

فون:021-2211782/موبائل:0321-8750161/0300-2160113

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق طبع محفوظ ہیں

نام کتاب	:	احترام مسلم
نام مصنف	:	مولانا عبدالروف صاحب رحمانی جھنڈانگری
تعارف	:	فیاض احمد انصاری العمری معاون ایڈیٹر آثارِ مئو
مقدمہ	:	شیخ الحدیث مولانا محمد رفیق الاثری حفظہ اللہ
مضمون	:	احترامِ مسلم/اصلاح فرد و معاشرہ/اجتناب کبائر و منکرات
تخریج و تحقیق	:	محمد افضل الاثری
تعداد صفحات	:	48
سائز	:	23 x 36/16
قیمت	:	36 روپے تعداد : 1000
تاریخ اشاعت	:	18 رجب 1429ھ / 22 جولائی 2008ء
کمپوزنگ	:	السنۃ کمپوزنگ سینٹر۔فون:4525502

ناشر

مکتبۃ الإمام البخاری مکتبۃ السنۃ

الدار العلمیۃ لنشر التراث الإسلامی الدار السلفیۃ لنشر التراث الإسلامی

متصل مسجد اہلحدیث کورٹ روڈ۔ منظور کالونی گجر چوک۔کراچی

فون:2211782/موبائل:0321-8750161/0300-2160113

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

✿	مقدمہ (مولانا محمد رفیق الاثری)	4
✿	مقدمہ از ناشر/تعارف از فیاض احمد انصاری	13/5
✿	احترام مسلم / برائی کی اشاعت/فحش کام کا افشانہ کرنا چاہئے	15/14
✿	عیوب وذنوب کا معاملہ/غیبت سے روکنے کیلئے ایک لطیف انداز	17/16
✿	غیبت ایک برا لقمہ ہے/غیبت کی مثال/انتباہ	18
✿	غیبت کرنے والے کو جواب/غیبت کا سننا/غیبت نیکیوں کو ختم کر دیتی ہے۔	19
✿	عیب کے ساتھ خوبیوں کا تذکرہ/غیبت سے ممانعت	20
✿	بدگمانی اور غیبت سے اجتناب	21
✿	غیبت کرنے والے کا اخروی انجام/مذمت نمیمہ (چغلی)	22
✿	سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور مسلمان کی پردہ پوشی کا واقعہ/ایک اور واقعہ	24/23
✿	پردہ پوشی کے بارے میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا فرمان/پردہ پوشی کیلئے کوشش	26
✿	پردہ پوشی کی تعلیم/پردہ پوشی کا ثواب/پردہ پوشی کا ایک نفیس واقعہ	28-27
✿	مسلمان کو رسوائی سے بچانے کا ثواب/حفاظت عزت اور مدافعت کا ثواب	29
✿	مسلمان کی عزت/نہی عن المنکر اور حکیمانہ تبلیغ	32/30
✿	ذی اقتدار کی نصیحت کا طریقہ/خدمت میں نصیحت کا مبارک انجام	33
✿	تنہائی میں نصیحت کا فائدہ/نصیحت کیلئے اسوۂ حسنہ/نصیحت کے چار واقعات	36-34
✿	نفس کا فریب/اصلاح دخیر خواہی یا تشہیر وتوہین/کلمۂ نصیحت	38/37
✿	مسلمان کا ایک بنیادی حق/نصیحت واصلاح کے آداب/پہلا مرتبہ دوسرا مرتبہ	42-39
✿	نہی عن المنکر شر کثیر کا باعث نہ ہو/تشہیر وتوہین اور لعن طعن کی ممانعت	45/44
✿	تمسخر واستہزاء کی مذمت	47

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ از شیخ الحدیث مولانا محمد رفیق الاثریؔ

اس دور کے ہمارے معاشرے میں خرابیوں کے اسباب میں اہم بات یہ محقق ہوئی ہے کہ افرادِ ملت بالعموم ایک دوسرے کے حقوق کا احترام نہیں کرتے۔ نفسانفسی اور دوسروں سے لاتعلقی تو تھی ہی، اس کے ساتھ ایک دوسرے کے مصائب اور کوتاہیوں کی تشہیر ایک محبوب سا مشغلہ بن گیا ہے، مذہبی اور دینی طبقات بھی اس سے مبرا نہیں ہیں (الا ماشاء اللہ) جس سے خرابی سنگین ہوتی جارہی ہے۔

اصلاح احوال کیلئے ضرورت ہے کہ احترامِ انسانیت اور بالخصوص احترامِ مسلم کو ہمارے معاشرے کا رواج بنایا جائے۔

مولانا عبدالرؤف رحمہ اللہ فسادِ امت کے اسباب پر گہری نظر رکھتے تھے اور اس جذبے کے تحت کہ امت کو پھر " كُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا " کے مقام پر لایا جائے۔ یہ چند صفحات تحریر فرمائے ہیں جن میں مسلم قوم کیلئے "بنیان مرصوص" بننے کیلئے ایک بنیادی مسئلے کی نشاندہی کی گئی ہے۔ امت جب ہی اجتماعی انداز میں اس شعور سے معمور ہوجائے گی کامیابی ان کے قدم چومے گی۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيزٍ۔ اس رسالے کو زیادہ سے زیادہ ہاتھوں تک پہنچانے کی سعی اللہ جل مجدہ کی رضا حاصل کرنے کا باعث ہوگی۔ ان شاء اللہ۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ادارہ المعھد الاسلامی اور بانی ادارہ مولانا محمد افضل الاثریؔ کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور اپنی توفیق وتسدید سے نوازے۔

محمد رفیق الاثریؔ 25 جمادی الاولیٰ 1429ھ

نزیل کراچی (بمناسبت تقریب درس بخاری وتقسیم اسناد المعھد الاسلامی)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

(از محمد افضل الاثری)

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّيۡ عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ أَمَّا بَعۡدُ!

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَرَضِيۡتُ لَكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡنًا﴾۔(المائدۃ:3)

''اور میں نے تمہارے لئے دین اسلام کو پسند فرمایا''۔

اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ دین اسلام زندگی کے ہر ہر شعبے پر محیط ہے۔ یہ صرف عبادات کے مجموعے کا نام نہیں کہ فرائض خمسہ کی ادائیگی تک محدود ہو بلکہ اللہ کے بندوں میں الفت ومؤدت کا مضبوط رشتہ قائم کر کے انہیں حیوانات / بہائم سے ممتاز کرتا ہے۔

قرآنِ مجید میں ارشاد ہے: ﴿وَاذۡكُرُوۡا اِذۡ كُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوۡبِكُمۡ فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِهٖۤ اِخۡوَانًا﴾۔(آل عمران:103)

''اور یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پس اس (اللہ تعالیٰ) نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی' سو تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی بن گئے''۔

یقیناً صرف اللہ رب العالمین ہی کی نعمتِ کاملہ اور اسی کا احسان ہے کہ اس نے جذبہء محبت دلوں میں ڈالا۔

قرآنِ مجید میں ہے: ﴿وَاَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ لَوۡ اَنۡفَقۡتَ مَا فِي الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا مَّاۤ اَلَّفۡتَ بَيۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيۡنَهُمۡ﴾۔(الأنفال:63)

''اور ان کے دلوں میں باہمی الفت ڈال دی' اگر روئے زمین کی تمام دولت بھی تو خرچ کر دیتا تب بھی ان کے دلوں میں الفت نہیں ڈال سکتا تھا اور لیکن اللہ نے ہی ان میں الفت ڈال دی''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر دین سے دوری کے سبب آج ہمارا معاشرہ دین اسلام کی صحیح تصویر پیش نہیں کرتا۔ احترام ومحبت کے پاکیزہ جذبات خال خال ہیں۔ سینے کدورت سے بھرے ہوئے ہیں۔ اخلاقی اقدار روبہ زوال ہیں۔ جذبہء ایثار مفقود ہے۔ خودغرضی اور نفسانفسی عام ہے۔ فواحش کا دائرہ پھیلتا جارہا ہے......ان تمام برائیوں پر کاری ضرب لگانے والا دین خود اجنبی ہوکررہ گیا ہے۔ باہمی عزت' مال اور خون کو حلال کرلیا گیا ہے۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں فرماتا ہے:" مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْفَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا "۔(المائدة:32)

"جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد مچانے والا ہو قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کردیا"۔

" عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَزَوالُ الدُّنيا أَهْوَنُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ"۔ [1]

عبداللہ بن عمرو بن العاص فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے نزدیک ایک مسلمان کے قتل کرنے سے ساری دنیا کا زوال پذیر ہوجانا حقیر ہے۔

عمران بن حصین کے پاس نافع بن ازرق اپنے ساتھیوں کے ہمراہ آیا اور مسلمانوں کے خلاف لڑائی کیلئے انہیں آمادہ کرتے ہوئے قرآنِ مجید کی یہ آیت پڑھی: ﴿وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ﴾ [الأنفال:39]۔(ترجمہ: اور تم ان سے لڑائی

[1]: سنن نسائي۔ كتاب المحاربة۔ تعظيم الدم :3991' 3992' 3993' 3994' 3995' طبع سلفيه، الترغيب للأصبهاني:3/188۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین مکمل طور پر اللہ کیلئے ہو جائے) اس پر عمران نے جواب دیا کہ ہم نے ان سے لڑائی کی یہاں تک کہ ان کو ہم نے دور بھگا دیا اور سارا دین اللہ کیلئے ہو گیا (یعنی یہ آیت کافروں کے بارے میں تھی نہ کہ مسلمانوں کے بارے میں اب لڑائی کی مسلمانوں سے ضرورت نہیں)۔ عمران نے کہا اگر تم چاہو تو میں تمہیں ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کا ایک جیش کافروں کی طرف بھیجا۔ جب ان کی گھمسان کی لڑائی ہوئی تو مشرکین نے پیٹھ دی۔

میرے ایک رشتہ دار مسلمان نے اپنے نیزے سے مشرکین پر حملہ کیا۔ اس دوران جب اس نے ایک مشرک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تو اس نے کلمہ پڑھا: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنِّیْ مُسْلِمٌ۔ پھر بھی مسلمان نے اس پر اپنا وار کیا اور اس کو قتل کر دیا۔ جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا تو کہنے لگا میں ہلاک ہو گیا۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک یا دو بار اس سے پوچھا تو نے کیا کیا ہے؟۔ اس نے جو کیا تھا بتا دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے اس کا پیٹ چاک کر کے کیوں نہیں دیکھ لیا کہ اس کے دل میں کیا ہے۔ اس نے کہا اللہ کے رسول اگر میں اس کا پیٹ چیرتا تو کیا مجھے معلوم ہو جاتا کہ اس کے دل میں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا تو نے نہ تو اس کی زبان کے الفاظ کو قبول کیا نہ اس کے دل کی کیفیت سے واقف ہو سکا۔

قَالَ: فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى مَاتَ۔ فَدَفَنَّاهُ فَأَصْبَحَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ فَقَالُوْا: لَعَلَّ عَدُوًّا نَبَشَهُ۔ فَدَفَنَّاهُ۔ ثُمَّ أَمَرْنَا غِلْمَانَنَا يَحْرُسُوْنَهُ فَأَصْبَحَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ۔ فَقُلْنَا: لَعَلَّ الْغِلْمَانَ نَعَسُوْا۔ فَدَفَنَّاهُ۔ ثُمَّ حَرَسْنَاهُ بِأَنْفُسِنَا۔ فَأَصْبَحَ عَلٰى ظَهْرِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْأَرْضِ فَأَلْقَيْنَاهُ فِي بَعْضِ تِلْكَ الشِّعَابِ۔ ❶

راوی بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ کچھ دنوں کے بعد یہ شخص فوت ہو گیا تو ہم نے اس کو دفن کیا۔ صبح کو اس کو قبر سے باہر زمین پر پایا۔ صحابہ نے سمجھا کہ شاید دشمن نے اس کی قبر کھود کر باہر نکال دیا ہے۔ پھر ہم نے اس پر پہرے دار بٹھائے پھر بھی زمین نے اس کو باہر پھینک دیا' ہم نے سمجھا کہ شاید پہرے داروں کی غفلت ہے۔ پھر ہم نے خود پہرا دیا پھر بھی زمین نے اس کو اپنے اندر جگہ نہ دی اور باہر پھینک دیا۔ دوسری روایت میں مزید الفاظ ہیں:

فَنَبَذَتْهُ الْأَرْضُ: فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: (إِنَّ الْأَرْضَ لَتَقْبَلُ مَنْ هُوَ شَرٌّ مِّنْهُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَحَبَّ أَنْ يُّرِيَكُمْ تَعْظِيمَ حُرْمَةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ) ❷۔

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا: کہ زمین تو بہت برے برے لوگوں کو قبول کر لیتی ہے لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہیں لا الہ الا اللہ کی عظمت دکھانے کیلئے یہ کیا ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ :(أَلَا إِنَّ أَحْرُمَ الْأَيَّامِ يَوْمُكُمْ هٰذَا، أَلَا وَإِنَّ أَحْرَمَ الشُّهُوْرِ شَهْرُكُمْ هٰذَا، أَلَا وَإِنَّ أَحْرَمَ الْبَلَدِ بَلَدُكُمْ هٰذَا۔ أَلَا وَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا۔ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟) قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: ''اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ''۔ ❸

---

❶: ابن ماجہ۔ أبواب الفتن، حديث: 3930، قال الألباني: حسن بما بعدہ۔ صحيح ابن ماجہ:2/348۔

❷: ابن ماجہ۔ أبواب الفتن، حديث:3930، قال الألباني: حسن بما قبلہ۔ صحيح ابن ماجہ:2/348۔

❸: ابن ماجہ۔ أبواب الفتن' حديث:3931، قال الألباني: صحيح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوسعید سے روایت ہے: نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا خبردار! تمام دنوں میں سب سے زیادہ حرمت والا دن یہ ہے' خبردار! تمام مہینوں میں سب سے زیادہ حرمت والا مہینہ یہ ہے' خبردار! سب سے زیادہ حرمت والے شہروں میں یہ شہر (مکہ) سب سے زیادہ حرمت والا ہے' خبردار! تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر ایسے ہی حرمت والے ہیں جیسا کہ اس دن کی حرمت ہے' اس مہینے میں اس شہر میں۔ خبردار! کیا میں نے تم کو پہنچا دیا؟ صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ تو گواہ رہنا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس انداز میں احترامِ مسلم کی تعلیم دی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: " اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ "۔ ❶

''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں''۔

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

" لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيْءِ "۔ (ترمذی فی البر و الصلۃ: 2002)

''مومن' طعنہ زنی کرنے والا' لعنت کرنے والا' بے حیا اور بدگو نہیں ہوتا''۔

" سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ "۔ ❷

''مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے''۔

---

❶: بخاری۔ کتاب الإیمان حدیث: 10' کتاب الرقاق، حدیث: 6484۔

❷: بخاری کتاب الإیمان، حدیث: 48' مسلم کتاب الإیمان، حدیث: 64، صحیح ابن ماجہ: 2/349-350۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرم وحیا کی بابت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ"۔ ❶

"حیا ایمان کا جز ہے"۔

نیز فرمایا: "اِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ"۔ ❷

"جب حیا نہ رہے تو جو چاہو کرو"۔

قرآنِ کریم میں بے شمار مقامات پر اخلاق کی اعلیٰ اقدار کی تعلیم دی گئی ہے جن میں باہمی اخوت، صلہ رحمی، ایفائے عہد و ایثار بطور خاص قابل ذکر ہیں۔ ساتھ ہی قرآنِ کریم ارتکاب فواحش، قتل، بدگمانی، غیبت، تعصب اور دیگر مفاسد کی سختی سے مذمت کے ساتھ ساتھ ان پر عذاب کی وعید بھی سناتا ہے۔

﴿كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا﴾۔ (بنی إسرائیل:38)

"ان سب کاموں کی برائی تیرے رب کے نزدیک سخت ناپسند ہے"۔

موجودہ حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ امت مسلمہ کو بھولا ہوا سبق یاد دلایا جائے کہ اگر باہمی رنجشیں یونہی برقرار رہیں تو دنیا و عاقبت دونوں کے برباد ہو جانے کا خدشہ ہے۔

اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

﴿وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ﴾۔ (سورۃ الأنفال، آیت:46)

"اور اللہ کی اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو (ورنہ) بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر و سہار رکھو یقیناً اللہ صبر کرنے

---

❶: بخاری کتاب الإیمان:24، 6118، مسلم کتاب الإیمان، حدیث:35۔

❷: بخاری۔ أحادیث الأنبیاء، حدیث:3483، 3484، 6120۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والوں کے ساتھ ہے''۔

اسی مقصد کے پیشِ نظر مولانا عبدالرؤف جھنڈانگری (رحمہ اللہ تعالیٰ) کی کتاب ''احترامِ مسلم'' تحقیق وتخریج کے ساتھ مکتبۃ السنۃ / مکتبۃ الإمام البخاری کی طرف سے آپ کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے۔ یہ کتاب اس سے قبل 16 = 23x36 سائز میں علاوہ سرورق 32 صفحات پر جامعہ سراج العلوم السّلفیہ جھنڈانگر نیپال سے خیر ولید پوری کی کتابت سے طبع ہوئی تھی اس طبع کا موجودہ کام (از قسم تحقیق و تخریج وکمپیوٹر کتابت) بہت پہلے مکمل ہو چکا تھا مگر اس کے طبع کرانے میں ہر ممکنہ کوشش کے باوجود تدبیر پر تقدیر غالب رہی اور یوں تاخیر در تاخیر کے بعد اب رب العالمین کی توفیق سے آپ کے ہاتھوں تک پہنچانے میں کامیابی ہو سکی۔

ہاں: ''دیر آید بخیر آید'' کے مصداق اس اثنا میں اُردو کا نیا پروگرام آچکنے کی وجہ سے اللہ عزوجل کی توفیق سے ازسرِنو اس کی کمپوزنگ کا کام نیز جدید مطبوعات (کتب مصادر و مراجع) سے حتی المقدور استفادہ بھی اس طبع میں شامل کرلیا گیا۔

وَبِاللّٰهِ التَّوفِيْقُ وَهُوَ وَلِيُّنَافِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ـ

امتیازی خصوصیات طبع ھٰذا:

(1)۔ حوالہ جات قرآنی آیات۔ (2)۔ تخریج احادیث وآثار۔

(3)۔ حواشی۔ (4)۔ مقدمہ۔

(5)۔ سیاق وسباق کے پیشِ نظر بعض زیادات اس طرح کی [ ] قوسین میں ہیں۔

(6)۔ پوری کتاب کا مراجعہ۔ (7)۔ فہرست۔

(8)۔ کمپیوٹر کتابت، پیرابندی، علامات ترقیم، تصحیح اغلاط اِملاو کتابت۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(9)۔ تکمیل متروکہ عربی عبارات در قوسین [......] حاصرتین۔

(10)۔ ترجمہ بعض عربی عبارات در قوسین [......] حاصرتین۔

(11)۔ صلی اللہ علیہ وسلم اور رضی اللہ عنہ مکمل دعائیہ کلمات مطلوبہ مقامات پر۔

(12)۔ لفظ خدا، حضور اور حضرت کی جگہ متبادل الفاظ۔

(13)۔ مصنف کی کتاب ایمان و عمل سے کچھ اقتباس بر صفحہ: 22، لائن: 12، 13، 14۔

کلمہء تشکر: بموجب حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: ''مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ'' ❶ ترجمہ: ''جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہ کر سکا''۔

میں سب سے پہلے اپنے رب کا شکر گزار ہوں جس نے اس کتاب کو منظر عام پر لانے کی توفیق بخشی۔

پھر مولانا عبدالرؤف جھنڈا نگری رحمہ اللہ کیلئے دعا گو ہوں کہ اللہ عزوجل اس کتاب ''احترامِ مسلم'' کو تا قیامت ان کے لئے صدقہ جاریہ بنائے آمین۔

اور محترم بھائی محمد اسلم روپڑی رحمہ اللہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان کے ذریعے یہ کتاب بندہ کو 1984ء میں حاصل ہوئی۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى وَسَلَّمَ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۔

كتبهٗ :خادم القرآن والسنة النبوية المطهرة عليه ألف ألف تحية وسلام۔

محمد افضل الاثری 19 رجب 1429ھ/ 23 جولائی 2008ء

---

❶: ترمذی۔ أبو داوٗد۔ مسند أحمد: ج 4 ص 278، 375 کتاب الشکر لابن أبی الدنیا حدیث نمبر 64۔ آخر الذکر دونوں کتابوں میں ''لَمْ'' کی بجائے ''لَا'' ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف

از فیاض احمد انصاری العمری معاون ایڈیٹر آثارِ مئو

مولانا عبدالروٴف صاحب رحمانی جھنڈانگری کو اللہ تعالی نے زبان وقلم دونوں سے مالا مال کیا ہے۔ آپ ایک بلند پایہ مقرر ہونے کے ساتھ، ایک بہترین انشا پرداز بھی ہیں، اور جیسے ہندو بیرونِ ہند آپ کی مؤثر دینی تقریروں کی دھوم ہے ویسے ہی آپ کے رشحاتِ قلم بھی مختلف دینی موضوعات پر موجود ہیں۔ ''احترامِ مسلم'' آپ کے انہیں بیش قیمت مضامین کا ایک حصہ ہے جو کتاب وسنت کی روشنی میں ایک مسلمان کی عزت وآبرو کے احترام کی مثبت اور منفی حیثیت کو پیش کرتا ہے، اور موجودہ مسلم معاشرے کی غیر دینی روش کے پیش نظر نہایت اہم ہے۔ اسی لئے جب ماہنامہ آثار مئو میں اس کے سلسلہ اشاعت کا آغاز ہوا تو عام طور پر یہ اصرار کیا گیا کہ اسے افادۂ عام کے لئے ایک مستقل رسالے میں تبدیل کر دیا جائے۔ لہٰذا اب اسے ایک مستقل رسالہ کی صورت میں نئی کتابت اور ہر ممکن اہتمام کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ کتاب مسلمانوں کیلئے بہترین معاشرہ ساز ثابت ہوگی اور اس سے شقاق ونفاق، حسد ورقابت جیسے غیر دینی جذبات کی بیخ کنی میں مدد ملے گی۔

اللہ تعالی اسے ہمارے معاشرہ کیلئے بہترین رہنما بنائے اور مولانائے موصوف کی مساعیٔ جمیلہ کو قبول فرمائے (آمین)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احترامِ مسلم

موجودہ دور میں عداوتوں کی کثرت اور بغض وحسد کا افراط اور جائز و ناجائز تنقید اور زبانوں کا حدودِ شرافت سے تجاوز، یہ آج عالمگیر مرض کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ شرمناک اتہامات، شکوک وشبہات، تحقیر وتوہین، لعن طعن، عیب جوئی وغیبت جس طرح ہماری مسلم برادری میں پھیل رہی ہے اس کے پیشِ نظر ضرورت تھی کہ اسلام کے نظامِ اخوت ومحبت اور عزتِ مسلم کے احکام ومسائل کو مسلمانوں کے سامنے پیش کیا جائے کہ وہ اس پر غور کریں اور اس کے مطابق عملی نمونہ پیش کریں۔

[برائی کی اشاعت [تشہیر وتوہین] [عوام]

قرآنِ کریم میں ارشاد ہے:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾۔

(سورۃ نور)۔ [آیت:19۔ پارہ:18]

یعنی ''جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان والے لوگوں میں فحش وبدکاری کا چرچا پھیلے، ایسے چاہنے والے لوگوں کے لئے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی دُکھ پہنچانے والی سزا ہوگی۔ حقیقت حال کو اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتے ہیں اور تم کو واقعی اس کا علم نہیں''۔

اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ کسی شخص کی بداخلاقی اور فواحش کا چرچا اور اس کی اشاعت وتوہین کا جذبہ ہرگز کسی مسلمان کے لئے شرعاً درست نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص فواحش کی اشاعت کرے گا تو دنیا وآخرت میں ذلیل ہوگا، اور تکلیف دہ سزاؤں میں مبتلا کیا جائے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیتِ کریمہ میں عزتِ مسلم کی حفاظت کا کس قدر واضح ضابطہ بیان کیا گیا ہے، اس کے پیشِ نظر کسی کی ذاتی لغزشوں کی اشاعت اور تشہیر اللہ تعالی کے نزدیک بہت بڑا جرم ہے۔

فحش کام کا افشانہ کرنا چاہیئے

ایک اثر میں ہے: ’’مَنْ سَمِعَ بِفَاحِشَةٍ فَأَفْشَاهَا، فَهُوَ فِيهَا كَالَّذِي أَبْدَاهَا‘‘۔

(الأدب المفرد) [ط:فواد عبد الباقي۔صفحہ: 90، اثر:325] ❶

یعنی ’’جس کسی نے فحش معاملہ کو سنا اور اس کا افشا اور اظہار کرنا شروع کیا تو عاملِ فحش کی طرح یہ بھی مجرم شمار ہوگا‘‘۔

یعنی جیسے فحش کرنے والا مجرم ہے اسی درجہ میں اس کے فحش کی اشاعت کرنے والا مجرم ہے۔

2۔ ’’عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَانَ يَرَى النَّكَالَ عَلَى مَنْ أَشَاعَ الْفَاحِشَةَ‘‘ ❷

(الأدب المفرد)۔[صفحہ: 90، اثر نمبر:326]

امام عطا فرماتے ہیں کہ فحش کی اشاعت کرنے والے کو عبرت ناک سزا دینی لازم ہے وہ اس سزا کا مستحق ہے۔

---

❶: علامہ البانی فرماتے ہیں ’’صَحِيحُ الإِسْنَادِ‘‘ اس کی سند صحیح ہے۔ صحیح الأدب ص:133۔ التوبیخ لأبی الشیخ ص:160، کتاب الصمت لابن أبی الدنیا ص:363۔ کتاب الصمت میں ’’فیها‘‘ نہیں جبکہ باقی سب میں ہے۔ التوبیخ، ص:165، اثر:137 میں یہ الفاظ ہیں: ’’قَالَ مَنْ أَشَاعَ عَلَى مُسْلِمٍ كَلِمَةَ فَاحِشَةٍ كَانَ كَبَادِيهَا‘‘ الأدب المفرد میں اس مفہوم کا شاہد سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ہے دیکھیں اثر:324، صحیح الأدب المفرد، ص:133، کتاب الصمت میں اس مفہوم کی روایات :262 علی رضی اللہ عنہ اور :268 حکیم بن جابر سے۔ ابن أبی الدنیا نے کتاب الغیبة میں بھی مذکورہ روایت کو ذکر کیا ہے۔ نیز ھناد بن سری نے کتاب الزھد :123 میں اور وکیع نے زھد :450 اور ابونعیم نے حلیة الأولیاء :4/160 اور زبیدی نے اتحاف :7/568 میں ابن أبی الدنیا کی سند سے ذکر کیا ہے۔

❷: علامہ البانی فرماتے ہیں ’’صَحِيحُ الْإِسْنَادِ‘‘ صحیح الأدب المفرد ص:133۔ طبع فؤاد عبدالباقی اور ’’فضل اللّٰہ الصمد‘‘ اور علامہ البانی رحمہ اللہ کے تحقیق کردہ نسخہ میں عبارت یوں ہے ’’عَلَى مَنْ أَشَاعَ الزِّنَى يَقُولُ أَشَاعَ الْفَاحِشَةَ‘‘۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔ ''عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَذْكُرَ عُيُوبَ صَاحِبِكَ فَاذْكُرْ عُيُوبَ نَفْسِكَ ''۔(الأدب المفرد)[ص:90۔ اثر:328] ❶

یعنی ''عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تو اپنے بھائی کے عیوب کا تذکرہ و اظہار کرنا چاہے تو اپنے ذاتی عیوب پر نظر ڈال''۔

یعنی یہ بھی دیکھ کہ کسی بھائی کی عیب جوئی اور چغل خوری کا مشغلہ بجائے خود تیرے نفس کا عیب ہے جسے تو اپنے نفس کی تسکین اور مزہ کے لئے اختیار کر رہا ہے۔ ان حقائق کے پیش نظر کسی کے ذاتی کردار کی کمزوریوں پر تمسخر اور لعن طعن ہرگز درست نہیں ہے۔ کسی کی ذاتی لغزشوں کو طشت از بام کرنا خواہ مخواہ کی تفضیح و تذلیل ہے اور اللہ ستار کی شریعت میں اس کا کوئی مقام نہیں ہے۔

عیوب وذنوب کا معاملہ

اصطلاح شرع میں ذاتی کمزوریوں کو عیوب، اور شرعی خلاف ورزیوں کو ذنوب سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عُيُوْبِيْ وَاغْفِرْ ذُنُوْبِيْ ۔ ❷ اے اللہ! میرے عیوب کو چھپا لے اور میرے گناہوں کو بخش دے۔ اس حدیث سے واضح ہوا کہ ''عیب'' جو خِلقی مادوں کا اثر ہے وہ کلیۃً انسان سے زائل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس کے مٹانے کی دعا نہیں کی گئی ہے بلکہ نفس کے اندر چھپے رہ جانے کی خواہش کی گئی ہے اور ''ذنب'' یعنی گناہ عبدی حرکت کا ثمرہ ہے۔ اور کسب کا نتیجہ ہے جو کلیۃً اختیاری ہے کہ وہ ہو بھی سکتا ہے، رُک بھی سکتا ہے اور وہ مٹ بھی سکتا ہے۔ اس لئے اس کو

---

❶: علامہ البانی فرماتے ہیں: ''ضَعِيْفُ الْإِسْنَادِ '' اس کی سند ضعیف ہے۔ اس میں ابو یحییٰ قتات ضعیف ہیں (ضعیف أدب المفرد۔ ص:44)

❷: ان الفاظ کے ساتھ مجھے یہ روایت نہیں ملی البتہ صحیح سند سے یہ دعا ثابت ہے: ''اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَآمِنْ رَوْعَاتِيْ ''۔ (اے اللہ میرے عیبوں پر پردہ ڈال دے اور میری گھبراہٹوں کو امن میں رکھ) أبو داؤد:5074، صحیح ابن ماجہ:332/2، الصحیحہ للألبانی:29/5۔ صحیح الأدب: 465۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بذریعہ مغفرت مٹا دینے کی درخواست کی گئی ہے نہ کہ چھپا دینے کی۔

بہر حال اس حدیث سے سبق ملا کہ عیب کا کلیۃً ازالہ نہیں ہوسکتا کہ وہ خلقی چیز ہے البتہ دعائے نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارہ کے مطابق اس کی پردہ پوشی ہی حکمت کے مطابق ہوگی۔

مسلمان کی عزت کے خلاف اس کی عیب جوئی و بدگوئی چغلی ہی ہے۔اس لئے فحش کی اشاعت سے اور عزت برباد کرنے والی چیزوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا۔

ذیل میں چند آثار و احادیث ملاحظہ ہوں:

غیبت سے روکنے کے لئے ایک لطیف انداز

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ایک بار ایک شخص کی بخیلی و بدخلقی کا ذکر ہوا تو آپ نے بڑے عجیب وغریب انداز میں سمجھایا کہ اگر تم سر کاٹ دو تو جوڑ سکتے ہو؟ لوگوں نے کہا نہیں۔کہا کہ اگر ہاتھ کاٹ دو تو کیا ہاتھ جوڑ سکتے ہو؟ لوگوں نے کہا نہیں۔پھر پوچھا کہ اگر اس کے پاؤں کاٹ دو تو کیا اس کو جوڑ سکتے ہو؟ لوگوں نے کہا نہیں فرمایا جب تم اس کی خِلقی چیزوں میں ردو بدل نہیں کر سکتے ہو تو اس کے اخلاق و عادات میں کیا تغیر کر سکو گے؟۔(الأدب المفرد۔ص: 80-81۔اثر نمبر :383)۔❶

مطلب یہ ہے کہ عادات و ملکات جس طرح قائم و راسخ ہو جاتے ہیں ان میں تغیر و تبدل دشوار ہے۔پس غیبت و بدگوئی فضول ہے۔ہاں خیر خواہانہ نصیحت ضروری ہے۔لیکن آج کی دنیا نصیحت و شفقت کے بجائے غیبت و بدگوئی پر عمل پیرا ہے اور وہ بھی اصلاح کے جذبے سے نہیں بلکہ اپنی نفسانی خواہشات کی تسکین کے لئے۔

بلا سے کوئی ادا ان کی بدنما ہو جائے — نکل تو جائے کسی طرح ولولہ دل کا

❶: علامہ البانی فرماتے ہیں:''حسن الإسناد موقوفا' لکن قوله: إن النطفة (إلخ) فی حکم المرفوع وقد صح مرفوعا''۔(الإرواء:2143)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیبت ایک بُرا لقمہ ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی شخص کے پاس کسی مومن کی بدگوئی کی جائے اور وہ شخص اس کی مدافعت میں کوشش کرے تو اللہ تعالی دنیا و آخرت میں جزائے خیر دے گا اور جس مومن کی اس کے پاس غیبت کی گئی اس نے اس کی مدد (دفاع) نہ کی تو اس کو اللہ دنیا و آخرت میں بری سزا دے گا۔ پھر فرمایا انسان نے دنیا میں مومن کی غیبت سے بڑھ کر کوئی بُرا لقمہ نہیں اٹھایا ہوگا۔ اگر اس نے اس کے بارے وہ بات کی جو جانتا ہے تو غیبت ہے اور اگر ایسی بات کہی جو اس کے بارے میں نہیں جانتا تو اس نے اس پر بہتان لگایا۔ (الأدب المفرد۔ صفحہ نمبر: 190۔ اثر نمبر: 734)❶

غیبت کی مثال

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ایک مردار، سڑے ہوئے خچر پر گزر کیا تو اصحاب کرام کو مخاطب کر کے فرمایا: "وَاللهِ لَاَنْ يَّأْكُلَ اَحَدُكُمْ هٰذَا حَتّٰى يَمْلَأَ بَطْنَهٗ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّأْكُلَ لَحْمَ مُسْلِمٍ"۔ (الأدب المفرد۔ ص: 190، اثر نمبر: 736)❷ یعنی "اللہ کی قسم اس (سڑے ہوئے بدبودار گوشت) سے پیٹ بھرنا مسلمان کا گوشت کھانے سے بہتر ہے"۔ یعنی چغلی اور عیب جوئی، بدبودار گوشت کھانے سے بھی زیادہ مکروہ اور بدترین حرکت ہے۔

انتباہ: غیبت سے سختی کے ساتھ روکنے کا مقصد بھی مسلمان کی عزت کی حفاظت ہے۔ اور آبروریزی اور تحقیر و توہین سے بچانا بھی مقصود ہے۔

---

❶: صحیح الأدب المفرد: 272/1، علامہ البانی فرماتے ہیں: "صحیح الإسناد"۔ ادب المفرد میں اس اثر کی نسبت ابن ام عبد [ابن مسعود] کی طرف ہے۔ یعنی یہ مرفوع نہیں بلکہ موقوف ہے "صحیح الأدب" میں "هذا" سے پہلے "فمن" بھی ہے۔

❷: الأدب المفرد میں اس اثر کی نسبت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی طرف ہے۔ صحیح الأدب المفرد: 273/1، علامہ البانی فرماتے ہیں: "صحیح الإسنا[د]"۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیبت کرنے والے کو نفیس جواب

1۔ علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کے پاس جب ان کی غیبت وعیب جوئی کی خبر پہنچی تو فرمایا:"اِنْ کُنَّا کَمَا قُلْتَ فَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاِنْ لَّمْ نَكُنْ كَمَا قُلْتَ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَكَ"۔یعنی"اگر ہم ویسے ہیں جیسے تم نے کہا تو ہم طلبِ مغفرت کرتے ہیں اور اگر ویسے نہیں ہیں جیسا تم کہتے ہو تو اللہ تمہاری مغفرت کرے"۔عیب جو نے سنا تو [جناب]علی بن حسین کا منہ چوم لیا اور اپنی غلطی پر نادم ہوا۔(صفة الصفوة)۔[جلد دوم صفحہ:95]۔

2۔ ایک شخص ایک بزرگ کے پاس شکایت لے گیا کہ فلاں شخص آپ کی بدگوئی کرتا تھا تو فرمایا:"اَلَمْ یَجِدِ الشَّیْطٰنُ رَسُوْلًا سِوَاكَ"کہ کیا شیطان کو تمہارے سوا کوئی قاصد نہیں ملا تھا؟(صفة الصفوة۔جلد دوم ص:167)۔

غیبت کا سننا بھی درست نہیں ہے

[جناب]میمون رحمہ اللہ کے پاس کسی بادشاہ کی کچھ لوگ بدگوئی کر رہے تھے، اور یہ خاموشی سے سن رہے تھے۔رات کو خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص ان سے کہہ رہا ہے کہ تو نے حبشی کا سڑا ہوا بدبودار گوشت کھایا۔پوچھا یہ کیسے؟ کہا غیبت کی وجہ سے۔فرمایا غیبت تو دوسروں نے کی تھی، میں نے تو خیر و شر کچھ بھی نہیں کہا تھا۔اس شخص نے جواب دیا:"وَلٰكِنَّكَ اِسْتَمَعْتَ وَرَضِیْتَ"۔یعنی"تم نے اس کی بدگوئی کے تذکرہ کو سنا اور سن کر راضی رہے"۔(صفة الصفوة۔جلد:3)۔[صفحہ:232]۔

غیبت حسنات کو تلف کر دیتی ہے

مولانا عبدالحئ صاحب فرنگی محلی نے مذمت غیبت پر ایک کتاب لکھی ہے اس میں انہوں نے ایک روایت نقل کی ہے کہ دن قیامت میں جنت اور جہنم کے لئے پروانہ تقسیم ہوگا۔ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص کو ٹکٹ ملے گا مگر اس میں اس کی حسنات درج نہ ہوں گی۔ وہ پوچھے گا: این حسناتی؟ [میری نیکیاں کہاں ہیں؟] جواب ملے گا کہ تیری غیبتوں نے ان نیکیوں کو برباد کر دیا۔ ❶

عیبوں کے ساتھ محاسن کا تذکرہ

[امام] محمد بن سیرین رحمہ اللہ کا طریقہ یہ تھا کہ جب کسی آدمی کا ذکر ان کے پاس برائی سے ہوتا تو وہ اس آدمی کی خوبیوں کا ذکر فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ اگر یہ عیوب اور نقائص ہیں تو یہ خوبیاں اور محاسن بھی تو ہیں۔ (صفة الصفوة۔ جلد: سوم)۔[صفحہ: 242]۔

بقول حافظ شیرازی۔ ''عیب بے جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو'' کے مطابق گویا آپ کا عمل تھا۔

غیبت سے ممانعت

ایک حدیث میں فرمایا:

'' یامعشر من آمن بلسانه و لم یفض الایمان الی قلبه لا تغتابوا المسلمین و لا تتبعوا عوراتهم ''۔(تفسیر ابن کثیر جلد ششم ص 24) ❷

---

❶: ''عن أبی أمامة رضی اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: ان الرجل لیؤتی کتابه منشورا فیقول یارب فأین حسنات کذا و کذا عملتها لیست فی صحیفتی'' فیقول: محیت باغتیابك الناس''۔(الترغیب والترهیب للأصبهانی: 141/3 طبع دار الحدیث قاهره)

❷: تفسیر ابن کثیر: 274/4 'ط بیروت' جامع ترمذی مع التحفة۔ ج: 3' ص: 156۔ حدیث: 2097 عن ابن عمر رضی اللّٰه عنه ترمذی میں ''لا تغتابوا المسلمین'' کی جگہ'' و لا تؤذوا المسلمین و لا تعیّروهم '' ہے۔ المسند ج4 ص 421، 424 'الاداب للبیهقی: 109 میں ابو برزہ اسلمی رضی اللہ سے اور نقل کردہ روایت کے مطابق ہے، البتہ ''لم یفض'' کی جگہ ''لم یدخل'' ہے

● سنن أبو داؤد مع العون۔ ج: 4' ص: 421۔ حدیث نمبر: 4872۔ التوبیخ لأبی الشیخ ص: 114-115-118۔ مسند أبو یعلی: 1675۔ دلائل النبوة لأبی نعیم: 356۔ مجمع الزوائد للهیثمی۔ ج: 8' ص: 117-118 میں براء رضی اللہ عنہ سے۔

● علامہ البانی صحیح ترمذی۔ ج: 2' ص: 200 میں فرماتے ہیں'' حسنٌ صحیحٌ ''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی ''زبان سے اسلام کا اقرار کرنے والو ! مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کے پوشیدہ شرمناک حالات کی تلاش میں نہ پڑو''۔

بدگمانی اور غیبت سے احتراز

[سیدنا] انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں موجود تھے کہ آپ نے فرمایا کہ ابھی ایک جنتی آدمی تمہارے پاس آنے والا ہے۔ دیکھا گیا وہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تھے دوسرے دن پھر آپ نے ایسا ہی فرمایا۔ پھر اس کلمہ کے بعد سعد رضی اللہ عنہ ہی برآمد ہوئے۔ تیسرے دن بھی اس کلمہ کے بعد [سیدنا] سعد رضی اللہ عنہ ہی تشریف لائے۔ مجلس کے حاضرین میں سے ایک صاحب عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ تھے۔ ان کو خیال ہوا کہ اس کا تجربہ کرنا چاہیئے کہ ان کے کیا اعمال ہیں جس سے وہ اس خاص اعزاز کے مستحق ہیں؟ چنانچہ [سیدنا] سعد رضی اللہ عنہ کی خدمت میں باپ کی ناراضگی کا حیلہ بیان کر کے ان کے پاس تین دن تک ٹھہرنے کی اجازت کے خواہاں ہوئے۔ انہوں نے اجازت دیدی۔ [سیدنا] عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے تجربہ ہوا کہ نہ وہ رات میں تہجد کے عادی تھے نہ اور کوئی خاص بات اور کیفیت تھی۔ صرف بستر پر کروٹ پلٹنے اور جاگنے کے موقع پر تکبیر و ذکر اللہ کیا کرتے تھے۔ میں نے ان کے اس عمل کو حقیر سمجھ کر ان سے اصل قصہ بیان کیا' کہ نہ میرا باپ مجھ سے ناراض ہے نہ میں ان سے کچھ خفا ہو کر الگ ہو آیا ہوں' بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تین مجلسوں میں سنا تھا کہ ابھی ایک جنتی آدمی آنے والا ہے' تو ان تینوں مجلسوں میں آپ ہی برابر تشریف لائے تو مجھے خیال ہوا کہ آپ کے اعمال کو دیکھوں اور اس کی اقتدا کروں۔ چنانچہ میں آیا '' فَلَمْ اجد ارك تَعْمَلُ كَثِيْرَ عَمَلٍ '' لیکن میں نے تم کو اعمال کثیر پر نہ پایا تو آخر اس مرتبہ کے تم کیونکر مستحق ہوئے؟ فرمایا: ہاں، اعمال تو کچھ خاص نہیں ہیں تم نے دیکھ ہی لیا' لیکن ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات ہے" لَا اَجِدُ فِی نَفْسِیْ سُوْءً لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَلَا اَقُوْلُهٗ" نہ کسی مسلمان کے متعلق کوئی بدگمانی رکھتا ہوں اور نہ کسی کی برائی کا تذکرہ کرتا ہوں۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا بس اسی صفائے قلب نے تم کو اس مرتبہ علیا تک پہنچایا۔ (منتخب کنز العمال بحاشیہ مسند احمد۔ جلد: پنجم' صفحہ: 71) ۔

غیبت کرنے والے کا اُخروی انجام

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں معراج کو گیا تو جہنم کے مناظر میں ایک یہ دردناک منظر بھی دیکھا کہ ایک جماعت کے ناخن تانبہ کے ہیں اور وہ ان ناخنوں سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے ہیں۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جبرئیل نے کہا: "هٰؤُلَآءِ الَّذِیْنَ یَأْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ، وَیَقَعُوْنَ فِیْ اَعْرَاضِهِمْ "۔ (نزهة الناظرين، من باب النهي عن الغيبة۔ ص: 203) ❶ استیعاب: 343/1۔ یعنی "یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کی آبروریزی کرتے تھے"۔

مذمت نمیمہ [نمیمہ کا معنی چغلی] "چغلی یہ ہے کہ آدمی کسی کی بات دوسرے تک ایسا پہنچاوے جو اس شخص کی طرف سے دوسرے کو بدگمان کر دے اور باہمی تعلقات کو خراب کر دے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بدترین گناہوں میں شمار کیا ہے"۔ (از ایمان وعمل: 684)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" شَرُّ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّاؤُنَ بِالنَّمِیْمَةِ، الْمُفَرِّقُوْنَ بَیْنَ الْاَحِبَّةِ "۔ ❷

---

❶: ابو داؤد ۔ كتاب الأدب۔ باب في الغيبة: 2243/2 ۔مسند: 224/3 ترغيب ج: 3' ص: 510 ۔كتاب الصمت۔ ص: 301۔ الصحيحه للألباني 59/2-60' الاداب للبيهقي: 109۔عن أنس رضى الله عنه۔ صحیح حدیث ہے۔

❷: كتاب الصمت۔ص: 359 ۔ المسند: 277/4، 459/6' الأدب المفرد: 89' مسند ابو يعلى: ح: 2665۔مجمع الزوائد: 117/8' ترغيب: 499/3 ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی ''وہ بہت برے لوگ ہیں جو اِدھر کی بات اُدھر پہنچاتے ہیں اور دوستوں کے اندر جدائی پیدا کر دیتے ہیں''۔

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ''لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ'' ❶ ''فساد کے لئے نقلِ کلام کرنے والے جنت میں داخل نہ ہو سکیں گے''۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گذرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے۔ ان میں سے ایک تو استنجا صاف نہیں کرتا تھا۔ پیشاب کے قطرات اس کے کپڑوں اور بدن میں لگ جاتے تھے اور ایک شخص کے متعلق فرمایا: '' کَانَ یَمْشِی بِالنَّمِیْمَةِ ''۔ ❷

'' اُدھر کی بات اِدھر لا کر فساد و نفاق پیدا کرتا تھا''۔ یہ حدیث بخاری شریف میں ہے (نزہۃ الناظرین صفحہ 205)۔

[امیر المؤمنین سیدنا] عمر رضی اللہ عنہ اور مسلمان کی پردہ پوشی

امام شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی اپنا واقعہ اس طرح بیان کرنے لگا کہ میں نے اپنی لڑکی کو دورِ جاہلیت میں زندہ درگور کر دیا تھا۔ پھر کچھ دل میں خیال آیا [اور اسے] مرنے سے پہلے نکال لیا۔ پھر وہ وقت بھی آیا کہ

---

❶ بخاری، کتاب الأدب۔ باب ما یکرہ من النمیمة۔ مسلم۔ ج: 1، ص: 101 حدیث: 168۔ مسند: 5/391، 396۔ سنن أبو داوٗد: 4/268، ترمذی: 4/375، کتاب الصمت ص 357۔ الأدب المفرد للبخاری، ح: 322۔ عن أسماء بنت یزید۔

نوٹ: بخاری، أبو داوٗد، الأدب المفرد، ترمذی میں " نَمَّامٌ " کی جگہ " قَتَّاتٌ " ہے۔

❷: بخاری۔ کتاب الأدب باب الغیبة من الکبائر۔ مسلم کتاب الإیمان باب الدلیل علی نجاسة البول۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے ساتھ میری لڑکی بھی مسلمان ہوئی۔ زمانۂ جاہلیت میں وہ حد شرعی کی مرتکب ہوئی یعنی زنا کا جرم اس سے ہو گیا اس نے غم کی شدت میں اپنے آپ کو چھری سے ذبح کر لینا چاہا چنانچہ اس نے بعض رگوں کو کاٹ دیا۔ ہم لوگوں کو علم ہوا تو ہم لوگوں نے اس کی دوا کرا دی۔ اور وہ اچھی خاصی ہو گئی۔ اب وہ توبہ کر کے نیک و دیندار لڑکی بن گئی ہے چونکہ اب اس کی منگنی اور نکاح کی بات چیت آ رہی ہے اس لئے دریافت کرتا ہوں کہ کیا میں اس کے واقعات اور زنا کے جرم کا حال منگنی کرنے والوں سے بیان کر دوں؟ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "أتعمد إلى ما ستر الله، فتبديه" کہ اللہ نے جو پردہ ڈال دیا ہے تو اس کو ظاہر کر دینا چاہتا ہے۔ (نیز) فرمایا: "وَاللّٰهِ لَئِنْ اَخْبَرْتَ بِشَأْنِهَا اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ لَاَجْعَلَنَّكَ نَكَالًا لِاَهْلِ الْاَمْصَارِ، بَلْ اَنْكِحْهَا اِنْكَاحَ الْعَفِيْفَةِ الْمُسْلِمَةِ"۔ (منتخب كنز العمال على حاشية المسند جلد اوّل ص: 200) یعنی "اس کے مخفی حالات کی اطلاع کسی کو نہ دے اور پاکدامن مسلمہ عورت کی طرح اس کا نکاح کر دے"۔

امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ایک شخص نے ہوا کھول خارج کر دی تو امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہوا خارج کرنے والے کو چاہیئے کہ وضو کر کے آئے' تو جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس طرح ایک شخص کی دل لگی ہو جائے گی، بہتر ہوگا کہ سب لوگ وضو کریں۔ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے خوش ہو کر فرمایا: "رحمك الله نِعْمَ السَّيِّدُ كُنْتَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَنِعْمَ السَّيِّدُ أَنْتَ فِي الْإِسْلَامِ"۔ (منتخب کنز العمال علی حاشیۃ المسند۔ جلد اوّل صفحہ: 200)۔ "اللہ تم پر رحم فرمائے واقعی تم دورِ جاہلیت میں بھی بہتر سردار تھے اور دورِ اسلام میں بھی بہتر سردار ہو۔ تمہاری تجویز معقول ہے"۔

امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کا ایک اور واقعہ

امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ ایک رات عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی شب گشتی میں نکلے۔ایک جگہ روشنی دیکھ کر ٹھہرے۔پھر مکان کے اندر داخل ہوئے۔ دیکھا کہ ایک ضعیف العمر بڈھا شراب نوشی اور گانے بجانے والی لونڈیوں کے ساتھ گانے میں مشغول ہے۔[امیر المؤمنین]عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فانی بڈھے یہ کیا منظر ہے؟اس نے کہا'ہاں اے امیر المؤمنین! آپ نے دو بُرے کام کئے۔ایک تجسس کیا،یہ بھی شرعاً منع ہے۔دوسرے بلا اجازت مکان کے اندر داخل ہوئے'یہ بھی شرعاً منع ہے۔[امیر المؤمنین] عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے نکل آئے بعد از مدتِ دراز وہ بڈھا[امیر المؤمنین]عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں گیا۔[سیدنا]عمر رضی اللہ عنہ نے اسے پہچان کر فرمایا:"عَلَیَّ بِهٰذَا الشَّیْخِ"۔ اس بڈھے کو میرے پاس لاؤ۔وہ بڈھا یہ سمجھ کر حاضر ہوا کہ آج میرے ساتھ کارروائی کی جائے گی لیکن بڈھے کا بیان ہے کہ مجھے[امیر المؤمنین]عمر رضی اللہ عنہ نے قریب کرتے ہوئے اپنے پہلو میں بٹھالیا اور میرے کان میں چپکے سے فرمایا:قسم ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجنے والے رب کی!"مَا اَخْبَرْتُ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ مَا رَأَیْتُ مِنْكَ"[جو کچھ تجھ سے دیکھا تھا میں نے کسی کو نہیں بتایا]پھر فرمایا میرے ساتھ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے ان سے بھی میں نے نہیں کہا۔تو اس بڈھے نے کہا کہ میں نے بھی اسی دن سے شراب نوشی سے توبہ کر لی ہے۔(منتخب كنز العمال مع المسند۔جلد اول:263'264)❶

[امیر المؤمنین]عمر رضی اللہ عنہ کے اس طرزِ عمل سے معلوم ہوا کہ کسی کی اندرونی کیفیت کا اگر علم ہو جائے،یا اس کو ناشائستہ حالت پر دیکھے تو اس پر نکیر و ملامت کرے لیکن دوسرے پر اس کا اظہار نہ کرے۔

❶: التوبیخ ص: 136 یہ سدی کبیر کی وجہ سے ضعیف ہے۔اس کے شواہد مصنف:18942 میں ملتے ہیں وہ بھی ضعیف ہیں۔الترغیب و الترهیب للأصبهانی (قوام السنة) ج:1'ص:398۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پردہ پوشی کے بارہ میں [خلیفۃ المسلمین سیدنا] ابوبکر رضی اللہ عنہ کا فرمان:

''لَوْ اَخَذْتُ سَارِقًا لَا َحْبَبْتُ اَنْ اَسْتُرَ عَلَیْہِ''۔ (منتخب کنز العمال۔ جلد: دوم' 393 و طبقات ابن سعد۔ جلد خامس ص: 7) ❶ یعنی ''اگر کسی چور کو پکڑوں تو یہی چاہوں گا کہ اس پر پردہ ڈال دوں اور وہ بے آبرو نہ ہو''۔

پردہ پوشی کے لئے انتہائی کوشش

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مَنْ اَصَرَّ عَلٰی ذَنْبِہٖ فَاللّٰہُ اَوْلٰی بِہٖ وَ لَا تَخْرِقْ عَلٰی اَحَدٍ سَتْرًا ''۔ (منتخب کنز العمال۔ جلد: دوم' صفحہ: 258' بحوالہ طبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما) یعنی ''جو شخص کسی گناہ پر اصرار کر رہا ہے تو اللہ اس کے ساتھ مناسب کارروائی خود کرے گا لیکن تم کسی کی پردہ دری و آبرو ریزی کا عمل نہ کرو۔

البتہ اگر آپ کسی آدمی کو بار بار نصیحت کر چکے ہیں اور وہ پھر بھی اپنی ذلیل حرکات سے باز نہیں آتا' گناہ پر اصرار کے ساتھ عامل ہے اور پھر وہ اتنا بارسوخ ہے کہ لوگ اس کی ہر آواز پر لبیک کہتے ہیں۔ لوگوں کے بدعمل ہو جانے کا اندیشہ ہے تو ایسے وقت میں اس آدمی کی بدعملی کو اس نیت سے بیان کر سکتے ہیں کہ لوگ اس کی اتباع نہ کریں۔ مگر اب لعن طعن کرنے اور بدنام، مشہور کرنے کا کوئی حق آپ کو نہیں ہے۔ بدنامی اور تشہیر کسی حالت میں جائز نہیں ہے۔ خواہ اس کا سبب کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔ آپ کو عملِ بد کی تردید اور انکار کا حق ہے قرآن مجید نے ہمیں یہی سبق دیا ہے۔ ﴿فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ﴾۔ (سورۃ الشعراء۔ پارہ: 19۔ آیت نمبر: 216)۔

❶: طبقات ابن سعد طبع دار الفکر: 13/5' فی ترجمۃ ''زُبَیدبن الصلت''۔ وفیہ موضع ''أن أستر علیہ'' ''أن یسترہ اللہ''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھئے اللہ تعالیٰ نے بدکرداروں کے اعمال سے بیزاری ظاہر کرنے کا حکم دیا ہے، نہ ان کی ذات اور شخصیت سے، یہ اس لئے کہ نام لیکر بدنام کرنے سے بغض وعداوت پیدا ہوتی ہے، انتشار بڑھتا ہے، تعلقات بگڑتے ہیں، اور فتنہ وفساد میں تیزی آتی ہے، خیر قلیل کے نام سے شر کثیر کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

پردہ پوشی کی تعلیم

جب ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ نے اپنے زنا کے واقعہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر صاف صاف بیان کر دیا' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ماعز کے آقا ہزال نے آکر یہ بیان کیا کہ میں نے ہی ان کو آمادہ کر کے آپ کے پاس بھیجا تھا تو آپ نے فرمایا: "وَيْحَكَ يَاهَزَّالُ لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَّكَ"۔ (مسند احمد۔ جلد پنجم۔ ص:217' ایضا منتخب کنز العمال جلد پنجم صفحہ: 263) یعنی "ہزال تم پر افسوس ہے کاش تم نے ماعز کی پردہ پوشی کی ہوتی تو یہ تمہارے لئے بہتر ہوتا"۔ ❶

پردہ پوشی کا ثواب

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا کہ ہمارے کچھ پڑوسی شراب نوشی کرتے ہیں' انہوں نے کہا چھوڑو۔ اس نے کہا کہ کوتوال کو خبر کر دوں تو عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کے پیچھے نہ پڑو۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص پردہ پوشی کرتا ہے

---

❶: سنن أبو داؤد: 4377 ' مصنف ابن أبي شيبه: 10/78-79' سنن الكبرىٰ بيهقي: 8/330' مستدرك حاكم: 4/363' التوبيخ ص: 150 ۔ نصب الراية: 3/307' سنن الكبرى نسائي' كتاب الرجم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردے کو زندہ کرنے کے برابر ثواب پاتا ہے۔(مسند احمد۔جلد: چہارم۔ص:147)۔ ❶

پردہ پوشی کا ایک نفیس واقعہ

حافظ ذہبی رحمہ اللہ بغداد کے ایک محدث امام احمد بن مہدی رحمہ اللہ کے تذکرہ میں نقل کرتے ہیں کہ ایک حاملہ عورت ان کے پاس آئی اور ان سے اقرار کیا مجھے [جس کے ساتھ زنا بالجبر ہوا تھا] زنا [بالجبر] سے ایک حمل رہ گیا ہے۔اہل محلّہ مجھ پر بڑے معترض ہیں چونکہ آپ ایک صاحبِ اثر بزرگ ہیں اس لئے میں آپ کے واسطہ سے اہل محلّہ کے شر سے بچنا چاہتی ہوں۔پس میری درخواست ہے کہ آپ مجھے اپنی منکوحہ کی حیثیت سے قبول کر لیں۔ اور لوگ جب آپ سے دریافت کریں تو آپ تصدیق فرمادیں محدث نے قبول فرمالیا۔ لوگوں کی دریافت پر اپنی منکوحہ بتادیا' وہ محدث فرماتے ہیں جب بچہ پیدا ہوا تو لوگ مجھے مبارکباد دینے آئے' میں نے اس کا عقیقہ کیا اور بچہ کا وظیفہ اپنی طرف سے جاری کیا' اس کا نان ونفقہ بھجواتا رہا۔اللہ کی مشیت کچھ زمانے کے بعد بچہ کا انتقال ہوگیا۔تو لوگ میرے پاس تعزیت میں آئے۔ جنازہ وغیرہ سے فراغت کے بعد اس عورت نے اپنا نفقہ اور بچہ کے وظیفہ کے سلسلہ میں جو کچھ میں نے دیا تھا سب واپس کردیا اور پیغام دیا کہ آپ نے میری آبرو بچائی ،اور عیالداری کے تمام لوازم آپ نے اس کے لئے اختیار کیے مگر مجھے آپ کے نفقہ کی ضرورت بھی نہ تھی اور کچھ استحقاق بھی نہ تھا۔اس لئے یہ سب آپ کی خدمت میں واپس کرتی ہوں۔محدث فرماتے ہیں کہ میں نے اس کے پاس دوبارہ بھیج دیا اور پیغام دیا:

---

❶: أبوداؤد مع العون' ج:4' ص:424' حدیث:4883-4884۔امام منذری نے مختصر سنن ج:7' ص:219-220 پر اس روایت پر کلام کی ہے،ملاحظہ کرلی جائے۔شعب الإیمان للبیهقی: 9651-9653-9654 ۔ التوبیخ' ص: 152۔الأمر بالمعروف للخلال ص: 45۔ مسند 153/4' حاکم:384/4' بیہقی:331/8'(قال الحاکم صحیح الإسناد ووافقه الذهبی)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"هٰذِهِ الدَّنَانِيرُ كَانَتْ صِلَةً مِنِّي لِلصَّغِيرِ وَأَنْتِ قَدْ وَرِثْتِيهِ" (تذكرة الحفاظ ❶ جلد ثاني: 597 [598]) "کہ دینار میری طرف سے بچے کے لئے عطیہ تھے اور اس کی تم اب وارث ہو۔ اس لئے واپسی کی ضرورت نہیں ہے"۔

اس حوالہ کی روشنی میں ثابت ہوا کہ ہمارے اسلاف و محدثین کرام مسلمان کی عزت و آبرو کا خاص لحاظ فرماتے اور اس کو تخفیف و توہین کے مواقع سے بچاتے۔ کاش آج ہمیں بھی مسلمان کا احترام کرنا آجائے۔

مسلمان کو رسوائی کے موقع سے بچانے کا ثواب

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی مدد ایسے موقع پر کرتا ہے جہاں اس کی آبرو کو گھٹایا جاتا ہے اور اس کی ہتک عزت کی جاتی ہے تو اللہ تعالی ایسے حامی و مددگار انسان کی ایسی جگہ اور ایسے موقع پر مدد فرماتا ہے جہاں وہ اپنی نصرتِ الٰہی و تائید ربانی کا سخت محتاج ہوگا"۔ (مسند احمد جلد چہارم ص 30) ❷۔

حفاظتِ عزت اور مدافعت کا ثواب

"عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَالَ رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِيهِ رُفِعَ بِهَا دَرَجَةً"۔ (منتخب کنز العمال مع المسند۔ جلد: اول' ص: 251)۔

---

❶: نیز ..... أعلام النبلاء۔ ج: 12' ص: 597۔

❷: یہ روایت حسن درجہ کی ہے۔ جابر بن عبداللہ انصاری اور ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہما نے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ سنن أبو داؤد مع العون: 4/422، کتاب الأدب، باب الرجل یذب عن عرض أخیہ۔ سنن للبیهقی: 8/167-168' کتاب الصمت لابن أبی الدنیا۔ ص: 350۔ کتاب الغیبة لابن أبی الدنیا۔ ص: 9، الأذکار للنووی' ص: 295۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[سیدنا] ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھے کہ ایک آدمی نے ایک آدمی کے خلاف کچھ کہنا شروع کیا' تو ایک دوسرے آدمی نے اس کی طرف سے مدافعت شروع کی۔ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عزت و آبرو کی حفاظت، جوابدہی اور صفائی [پیش] کریگا، اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرے گا۔

اس طرح ایک موقع پر" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان کسی مسلمان کی بے عزتی اور تذلیل کے موقع پر اپنے بھائی کی عزت و آبرو کا محافظ بنے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے چہرہ کو جہنم کی آگ میں جلنے سے محفوظ رکھے گا" ❶۔

اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کی عزت کو محفوظ کرے گا اور اس کی بے آبروئی کے خلاف اس کی طرف سے مدافعت کرے اور معقول جواب دے تو اللہ پر لازم ہے کہ جہنم کی سزا سے اس کو دور رکھے"۔ (مسند احمد' جلد ششم: 449 مع کنز العمال) ❷

مسلمان کی عزت

" عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ـ و جابرٍ [قَالَا] نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا اِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ مَا اَطْيَبَكِ وَمَا اَطْيَبَ رِيْحَكِ وَاَعْظَمَكِ وَاَعْظَمَ حُرْمَتَكِ وَالَّذِيْ نَفْسُ

---

❶: عن أبي الدرداء رضي الله عنها ـ كتاب الصمت ـ ص: 355 ـ كتاب الغيبة ـ ص:9 (كلاهما لابن أبي الدنيا) ـ الاتحاف: 545/7 ـ نیز عن معاذ بن أنس الجهني ـ أبو داود مع العون ـ ج: 4' ص:422 ـ مسند أحمد: 441/3 ـ كتاب الصمت: 354 ـ كتاب الغيبة:9 ـ مكارم الأخلاق طبراني:87 ـ التهذيب لابن حجر:336/1-337 ـ

❷: ترمذی مع التحفة ـ ج: 3' ص:124 ـ صحيح ترمذی ـ ج: 2' ص:181 ـ كتاب البر باب ما جاء في الذب عن عرض المسلم ـ الطبراني مكارم الاخلاق ـ ص' 87 رقم:134' سنن الكبرى بيهقي:168/8 ـ كتاب الصمت لابن أبي الدنيا ص:347 ـ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُحَمَّد بیدہٖ لَحُرْ مَۃُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عندَاللّٰہِ مِنْ حُرْمَتِكِ "۔(مجمع الزوائد) ❶

| سیدنا | عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن کعبہ شریف کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ اے کعبہ! تو کتنا ہی پاک ہے اور تیری خوشبو کتنی پاکیزہ تر ہے اور کس قدر بلند ہے اور تیری عزت کتنی بلند ہے۔ قسم اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے مومن کی عزت تیری عزت سے بھی بلند ہے"۔

اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ مومن کی عزت کعبہ کی عزت سے زیادہ ہے، اگر کوئی مسلمان کعبہ کی بے حرمتی کرنے پر مضطرب ہو جاتا ہے، تو اس کو مسلمان کی بے حرمتی، آبروریزی پر بھی مضطرب و بے چین ہونا چاہئے۔ مسلمان کی جان اور آبرو کعبہ شریف سے بھی زیادہ قابل احترام ہے۔

؎ دل بدست آور کہ حج اکبر است — از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس کے برعکس جو لوگ مسلمانوں پر ظلم کرتے ہیں اور ان کی عزت و جان و مال کو نقصان پہنچاتے ہیں اللہ کے یہاں اس کی کوئی قیمت نہیں ہوگی۔ نماز روزہ اور دیگر عبادات کسی کام نہ آئیں گی۔ اگر ہم لوگ مسلمان کی توہین اور تحقیر و تذلیل کرتے ہیں اور ساتھ ہی اللہ کا تقرب بھی ڈھونڈتے ہیں تو وہ نفس کا فریب ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب لکھا ہے۔

ہزار زہد و ریاضت ہزار استغفار — ہزار طاعت شب ہا ہزار بیداری

ہزار روزہ و ہر روزہ راہزار نماز — قبولِ نیست اگر خاطرے بیازاری

---

❶: مجمع الزوائد: 1/107، موقوف ابن عمر رضی اللہ عنہ کے لئے دیکھیں جامع ترمذی مع التحفۃ ج: 3، ص: 156۔ صحیح ترمذی: 2/200 ۔ الإحسان بترتیب ابن حبان: 7/506۔ تفسیر ابن کثیر: 4/274، نیز ص: 271 پر مرفوعا بھی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہی عن المنکر و حکیمانہ تبلیغ

اسلام نے ہر مسلمان کو اپنے بھائی کی اصلاح کا حق دیا ہے اور اس کو بُرے کاموں سے بچانے کا ذمہ [دار] ٹھہرایا ہے مگر اس میں بھی وہ طریقہ ملحوظ فرمایا ہے جس میں مسلمان کی تذلیل و تشہیر نہ ہو چنانچہ مسلم میں ایک حدیث شریف [میں] اس طرح ارشاد ہے۔ "مَنْ رَاٰی مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَ ذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ "۔(رياض الصالحين ص:108)۔ [1]

["یعنی جو شخص تم میں سے برائی دیکھے اسے چاہئے کہ اپنے ہاتھ سے اسے تبدیل کرے اگر ہاتھ سے طاقت نہیں رکھتا تو زبان سے تبدیل کرے' اگر زبان کی طاقت نہیں رکھتا تو دل سے برا جانے اور یہ سب سے کمزور ترین ایمان ہے"]۔

حدیث شریف میں منکر کو روکنے میں کوشش کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور مطلب یہ ہے کہ جب تم کسی اللہ کے بندے کو منکر میں مبتلا دیکھو تو اسکو منکر سے ہٹا کر معروف پر لگانے کی جو کوشش ہاتھ سے زبان سے یا مجبوری کے درجہ میں دل ہی سے کر سکتے ہو وہ کرو۔ اور اس کو بدلنے کی ٹھان لو۔

مگر یہ کام صبر آزما' حوصلہ شکن' دیر طلب تھا اور وقت اور محنت کا طالب تھا' اس میں مشقت اور شفقت اور دلسوزی کی ضرورت تھی۔ اس لئے لوگوں نے حدیث کا مطلب یہ کر ڈالا بس اس کو ٹوک دو اور نکیر کے دو لفظ زبان سے نکال کر اپنے اوپر سے بوجھ اتار دو۔ لیکن اس سے تبدیلی ہوگی نہیں ہاں اس بے چارہ کو ذلیل اور شرمندہ کر کے شاید تمہارا جی خوش ہو جائے۔

---

[1]: مسلم كتاب الإيمان۔ باب بيان النهى عن المنكر۔ ج :1 ، ص:69' ط: فؤاد۔ جامع ترمذی مع التحفة۔ج: 3' ص:208 ۔ صحيح ترمذی۔ ج: 2' ص: 233۔ صحيح ابن ماجه: 1275۔ سنن نسائی۔ ج:2' ص: 265۔ طبع سلفيه ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذی اقتدار کے نصیحت کا طریقہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْصَحَ لِسُلْطَانٍ بِاَمْرٍ فَلَا یُبْدِلَهٗ عَلَانِیَةً وَلٰكِنْ لِیَاْخُذْ بِیَدِهٖ فَیَخْلُوْ بِهٖ فَاِنْ قَبِلَ مِنْهُ فَذَاكَ وَ اِلَّا كَانَ قَدْ اَدّٰى الَّذِی عَلَیْهِ لَهٗ "۔(مسند أحمد۔ جلد سوم ص: 404 و بیهقی جلد ثانی۔ص:64)❶۔
یعنی "کسی عزت دار وصاحب اقتدار [بادشاہ] کی نصیحت کا طریقہ یہ ہے کہ [ناصح] اس کا ہاتھ پکڑ کر خلوت میں [اسے سمجھائے] اگر [اس نے] قبول کرلیا تو بہتر ورنہ وہ اپنا فرض ادا کر چکا"۔

ہاں مجالسِ وعظ میں عام خطاب کی شکل میں قرآن وحدیث کی وعیدات وتنبیہاتِ الٰہیہ پیش کیئے جاویں۔ لیکن خاص آدمی کی نصیحت کے وقت اس کے وقار اور اس کی عزتِ نفس کا خیال رکھنا از حد ضروری ہے اور اس کے لئے مؤثر وبلیغ طریقہ خلوت میں تفہیم وافہام کا ہے اس سے ناصح کی للّٰہیت ومحبت وخلوص کا بھی اندازہ ہوگا اور اثر پذیری کی توقع بھی قائم کی جاسکتی ہے۔

خدمت میں نصیحت کا مبارک انجام

سید الحفاظ امام یحیٰی بن معین کے متعلق خطیب بغدادی ناقل ہیں کہ وہ عموماً راوی کی غلطی پر بھری مجلس میں کبھی ایسا سلوک نہیں کرتے جس سے وہ خفیف اور شرمندہ ہو جائے، ہاں علیحدگی میں اس کی غلطی سے ضرور آگاہ کرتے' فرماتے ہیں: "مَارَأَیْتُ عَلٰى رَجُلٍ قَطُّ خَطَاً اِلَّا سَتَرْتُهٗ "۔ الخ۔ یعنی میں نے ہر آدمی کی لغزش پر پردہ ڈالا ہے اور چاہا کہ اس کی عزت قائم رہے' کبھی مجمع عام میں ٹوک کر کسی کو ناگواری کا موقع نہیں دیا لیکن تنہائی میں اس کی غلطی پر ضرور اطلاع کرتا ہوں۔❷

---

❶: بیهقی :164/8' كتاب أهل البغی' باب النصیحة لله ولكتابه ۔الخ

❷: تذکرۃ الحفاظ:158/3۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے معلوم ہوا کہ خلوت میں انتباہ و نصیحت کرنی چاہیئے کہ مؤثر و نافع ہوگی۔

تنہائی میں نصیحت کا فائدہ

ملک شام کے ایک بڑے جید عالم مولانا ڈاکٹر مصطفےٰ سباعی صاحب نے رسالہ المسلمون قاہرہ (مصر) کے ایک مضمون میں اس سلسلہ میں بہت نافع اور جامع باتیں لکھی ہیں۔ ہم اس جگہ [ہفت روزہ] الاعتصام لاہور سے شکریہ کیساتھ نقل کرتے ہیں مولانا لکھتے ہیں:

"جب نصیحت کرنا واجب ہو جائے تو اجلاسِ عام میں ہرگز نصیحت نہ کی جائے بلکہ خلوت اور تنہائی میں جہاں بجز آپ کے اور اس خطاکار کے جسے آپ نصیحت کرنا چاہتے ہوں کوئی تیسرا آدمی موجود نہ ہو کیونکہ نفس انسانی یہ ہرگز برداشت نہیں کرتا کہ اس کے عیوب پر کوئی دوسرا اطلاع پائے۔ جب آپ اپنے بھائی کو علیحدگی میں نصیحت کریں گے تو آپ کا یہ طرزِ عمل قبولیت کے زیادہ قریب، شبہ سے بہت دور اور اخلاص پر مبنی ہوگا۔

لیکن جب آپ بھرے مجمع میں فریضۂ نصیحت ادا کرنے بیٹھیں گے تو یہ چیز کینہ اور حسد کی غمازی کرے گی اور آپ کے اس فعل کو تشہیر و تذلیل پر محمول کیا جائے گا اور سمجھا جائے گا کہ آپ محض اپنے علم و فضل کی نمائش کر رہے ہیں۔ یہ سب ایسی چیزیں ہیں جو نصیحت کے سننے اور اس سے استفادہ کرنے کے لئے حجاب ثابت ہوتی ہیں۔

نصیحت کیلئے اسوۂ حسنہ

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی جماعت یا فرد کی طرف سے ارتکاب منکر کی خبر ملتی اور آپ اس کی تردید فرماتے تو کبھی مجمعِ عام میں ان کا نام نہ لیتے بلکہ "مَابَالُ اَقْوَامٍ یَفْعَلُوْنَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَذَا وَكَذَا" ❶ (یہ حالت ہے کہ لوگ ایسی ایسی غلطی کر رہے ہیں) کہہ کر تنبیہ کر دیتے جس کا اس فعل سے تعلق ہوتا وہ خود سمجھ لیتا کہ اس نصیحت میں آپ کا روئے سخن میری طرف ہے۔ یہ نصیحت اور تربیت کا وہ بہترین درس ہے جو ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ملا ہے۔

ایک واقعہ

ایک شخص نے [امیر المؤمنین] علی رضی اللہ عنہ کو مجمع عام میں مخاطب کرتے ہوئے کہا: امیر المؤمنین آپ نے فلاں معاملہ میں یہ غلطی کی ہے اور میں آپ کو اس طرح نصیحت کرتا ہوں۔ [امیر المؤمنین] علی رضی اللہ عنہ بولے اگر مجھے نصیحت کرنا ہو تو خلوت اور علیحدگی میں کرو۔ اگر اس طرح مجمع عام میں نصیحت کرو گے تو جہاں مجھے اپنے آپ پر اطمینان نہیں ہے تمہارے نفس پر بھی پُر امن نہیں ہوں۔

دوسرا واقعہ

کسی ایک شخص نے امام مِسعر رحمہ اللہ سے کہا: کیا آپ اس شخص سے محبت کریں گے جو آپ کو آپ کے عیوب پر آگاہ کرے؟ انہوں نے کہا اگر وہ خلوت میں مجھے نصیحت کرے گا تو میں اس سے ضرور محبت کروں گا' لیکن اگر وہ برسرِ اجلاس مجھے ذلیل کرنے کی کوشش کرے گا' تو پھر نہیں ❷۔ واقعی حق بھی یہی ہے' خلوت میں نصیحت کرنا شفقت اور محبت کی علامت ہے اور جلسۂ عام میں نصیحت کرنا تنقیص اور فضیحت کی دلیل ہے۔

---

❶: مسلم ۔ ج:2' ص:1029' حدیث: 1401' کتاب النکاح ۔ باب استحباب النکاح لمن تاقت نفسه إليه۔ الآداب للبيهقي : 143' میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً یہ الفاظ: " ما بال أقوام يقولون كذا و كذا "۔ آئے ہیں۔

❷: روضة العقلاء لأبي حاتم' ص:264۔صفة الصفوة :129/3۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرا واقعہ

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے: جس شخص نے اپنے بھائی کو تنہائی میں نصیحت کی یقیناً اس نے اس کی خیر خواہی کی اور اس کو زینت بخشی اور جس نے علانیہ طور پر نصیحت کی اس نے اس کو ذلیل کیا اور عیب جوئی کی ❶۔

چوتھا واقعہ

خلیفہ منصور نے ایک دفعہ دورانِ تقریر، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے اور اس کی معصیت سے بچتے رہنے پر زور دیا۔ ایک شخص اجلاس سے اٹھ کر کہنے لگا امیر المؤمنین آپ ہم سے زیادہ محتاج ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کی معصیت سے اجتناب کی وصیت کی جائے لہٰذا اپنے دل میں اس کا خوف پیدا کیجئے اور اس کے غضب سے ہر وقت ڈرتے رہیئے۔

منصور نے کہا واللہ! تمہارا ارادہ لوجہ اللہ نصیحت کرنے کا ہرگز نہیں ہے' بلکہ تمہاری غرض شہرت اور ناموری حاصل کرنے کی ہے کہ تم نے اتنے بڑے مجمع میں کھڑے ہو کر امیر المؤمنین کو نصیحت کی۔❷

منصور نے نفس کے پوشیدہ جذبات اور مخفی خواہشات کا کس قدر اندازہ لگایا' سچ مچ کبھی پرہیز گاری' نصیحت اور حق گوئی میں ویسے ہی خواہش نفس کو پورا کرنا مقصود ہوتا ہے جیسا کہ عمدہ لباس اور بہترین کھانے کا حصول نفس کو مرغوب ہے۔

---

❶: روضة العقلاء ص:264 میں امام شافعی رحمہ اللہ کی بجائے یہ قول امام ابوحاتم رحمہ اللہ کا معلوم ہوتا ہے۔ واللہ أعلم بالصواب۔

❷: عیون الأخبار لابن قتیبہ۔ ج: 2 ص: 363 ۔ط: علمیة ، تاریخ الخلفاء للسیوطی:264' ط: کراچی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفس کا فریب

بعض لوگ نصیحت اور برملا حق کہنے کے بہانے لوگوں کے عیوب کی تشہیر کرتے ہیں اور راز ہائے دردرونِ پردہ کو بھری مجلس میں بے نقاب کر دینے کے عادی ہوتے ہیں' معلوم ہونا چاہیئے کہ ان کا طرزِ عمل دین سے افسوسناک ناواقفی کی دلیل ہے' یہ تو خالص غیبت ہے جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے"۔ (الاعتصام لاہور۔ 4 مارچ 1955ء)

اصلاح و خیر خواہی یا تشہیر و توہین

الفرقان میں مولانا منظور احمد نعمانی اسی دینی حکمت کے سلسلہ میں لکھتے ہیں کہ "دوسروں کی خدمات کی قدر اور اعتراف نہ کرنا اور کسی اعتراض کی وجہ سے بس ان کو تنقید کا نشانہ بنائے جانا' یہ اس وقت کی بہت ہی بڑی مہلک بیماری ہے اور شیطان کو اس معاملہ میں بڑی کامیابی ہوئی ہے کہ اس نے جماعتوں اور پارٹیوں کا یہی مزاج بنا کر امت کے کارکن طبقوں کو ایک دوسرے سے بالکل جدا کر دیا ہے۔ اب ایک کے ذریعے دوسرے کی برائیاں اور غلطیاں تو منظر عام پر آ رہی ہیں لیکن خوبیوں کا کہیں چرچا نہیں' امت کے ہر طبقہ میں خوبی اور خیر کے پہلو کو دیکھنے کی کوشش کریں اور ان کی قدر کریں اور جس طبقہ میں دینی لحاظ سے جو غلطیاں اور کمزوریاں نظر آئیں ان کی تشہیر کرنے اور تنقید و اعتراض کا راستہ اختیار کرنے کے بجائے خیر خواہی اور ہمدردی کے جذبہ کے ساتھ ان سے قُرب اور تعلق پیدا کر کے ان غلطیوں اور کمزوریوں سے نکلنے میں ان کی مدد کریں۔

امت اس وقت اس حال میں ہے کہ اس کا کوئی طبقہ بھی ایسا نہیں ہے جو غلطیوں اور کمزوریوں سے خالی ہو۔ اس لئے غلطیوں اور کمزوریوں کو اچھالنے اور اصلاح کے لئے تنقید کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہر طبقہ اپنی اصلاح کی فکر کے بجائے جوابدہی اور جوابی حملوں میں لگا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے گا اس سے امت میں اختلاف اور بُعد، ایک دوسرے کی توہین و تذلیل کا رواج بڑھے گا اور سوائے حظِ نفس کے فائدہ کچھ بھی حاصل نہ ہو گا۔

میں اپنی ذاتی معلومات اور ذاتی تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ اس وقت مسلمانوں کے بعض طبقوں کا اور ان کے بہت سے افراد کا یہ حال ہے کہ کسی ایک پہلو سے ان میں [اتنی] خیر ہے اور ان کا مقام اتنا بلند ہے کہ ہم اپنے کو ان کے سامنے بہت پستی میں دیکھتے ہیں اور اسی کے ساتھ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ بعض ایسی غلطیوں میں مبتلا ہیں جس کا غلطی ہونا ہمارے لئے بالکل ظاہر ہے لیکن وہ اس غلطی کو نہیں سمجھتے اس لئے ان حالات میں ہم اسی طرز عمل کو صحیح اور مفید سمجھتے ہیں کہ ہر ایک کی خوبیوں کی قدر کی جائے اور غلطیوں کی تشہیر اور ان پر اعتراض اور تنقید سے بچا جائے اور تعلق و اختلاط کے ذریعہ ان کو ان غلطیوں سے نکالنے کی کوشش کی جائے‘‘۔

کلمۂ نصیحت

آج اس موقع پر شیخ الاسلام امیر جماعت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کی ایک پُر تاثیر نصیحت یاد آ گئی۔ اپریل 1914ء کی بات ہے کہ علی گڑھ میں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے تیسرے روز کا آخری اجلاس ہو رہا تھا۔ بہار، یو پی، سی پی اور بنگال کے علماء و فضلاء شریک تھے حتیٰ کہ مولانا حافظ عبداللہ صاحب محدث غازی پوری اور مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی رحمہم اللہ بھی موجود تھے۔ اکثر عوام و خواص کی طرف سے درخواست کی گئی کہ مولانا ثناء اللہ صاحب کچھ اور بیان فرمائیں۔ مولانا [پُر] تپاک اور مسرت آمیز لہجہ میں اسٹیج پر کھڑے ہو کر فرمانے لگے:

’’بزرگو اور دوستو! مجھے آج آپ کی درخواست منظور ہے مگر شرط یہ ہے کہ میں جو کچھ اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت کہوں گا اس کے متعلق آپ سے یہ مطالبہ کروں گا کہ آپ اس پر عمل پیرا ہوں، اگر آپ اس کا اقرار کریں کہ ہم اس پر عمل کریں گے، تو کہوں گا، سب نے اقرار کیا، آپ نے مکرر کہا کہ تین بار اقرار کرو۔ سب نے تین بار اقرار کیا پھر آپ نے صحیحین کی حدیث پڑھی۔ ''لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ'' ❶۔ بولے میں اپنی طرف سے کچھ کہنا نہیں چاہتا بلکہ سید الانس والجان صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کا ترجمہ اور اس کی تفسیر بیان کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اور صحابہ کرام [رضی اللہ عنہم اجمعین] کی مجلس میں فرماتے ہیں: ''کہ تم میں اس وقت تک کوئی مومن نہیں ہو سکتا (جب تک کہ تمہارے دل میں دوسرے بھائی کے لئے اتنی گنجائش نہ ہو) کہ جو چیز تمہیں اپنے لئے پیاری ہو اپنے مسلمان بھائی کو بھی اس کا مستحق اور حق دار خیال کرو''۔ اگر تم اپنے لئے غیبت کو برا جانتے ہو' اپنے لئے سب وشتم برا خیال کرتے ہو' تمہارے خلاف اگر بہتان لگا دیا جائے تو برا سمجھتے ہو' اپنے لئے لعن وطعن کو قبیح جانتے ہو' اپنے لئے عیب جوئی کو برا خیال کرتے ہو تو ان سب چیزوں کو اپنے برابر کے بھائی کیلئے بھی برا جانو''۔ مولانا مرحوم کے اپنے مخصوص انداز میں اس حدیث کے بیان کرنے کا بڑا ہی اثر سامعین پر ہوا تھا۔

مسلمان کا ایک بنیادی حق

اس حدیث کے سلسلہ میں متکلم اسلام مولانا عبدالماجد صاحب دریا بادی رحمہ اللہ اس طرح لکھتے ہیں کہ: ''صحیحین'' کی ایک مشہور حدیث ہے''لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ'' یعنی''تم میں سے کوئی مومن کامل نہیں ہوسکتا' جب تک اپنے بھائی کے لئے بھی وہی نہ چاہے جو خود اپنے لئے چاہتا ہے''۔ لیکن انسان اپنے لئے کیا

❶: بخاری کتاب الإیمان ۔ باب من الإیمان أن یحب لأخیه مایحب لنفسه' ح:13۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہتا ہے؟ کیا وہ چاہتا ہے کہ دوسرے اس کے رازوں کے کھوج میں پڑے رہیں اور انہیں افشا کرتے رہیں؟ کیا وہ چاہتا ہے کہ اس کی رسوائی اور فضیحت کے چرچے دوسروں کی زبان پر جاری رہیں؟ کیا وہ پسند کرتا ہے کہ اس کے فسق کی جانب اشارے کنائے دوسروں کی گفتگو میں آتے رہیں؟ کیا وہ گوارا کرتا ہے کہ اس کی کمزوریاں' اس کی لغزشیں' اس کی کوتاہیاں طشت از بام ہوتی رہیں؟ کیا اسے اچھا لگتا ہے کہ اس کا ذکر برائی کے ساتھ' حقارت کے ساتھ دوسروں کی زبان پر آتا رہے؟ اور جب ان میں سے کوئی بھی بات آپ اپنے لئے پسند نہیں کرتے' تو پھر یہ کیا ہے کہ آپ اپنے ایمانی بھائیوں کے حق میں ان سے ذرا تکلیف [محسوس] نہیں کرتے' یہ آپس کا رشک [حسد] اور تنافس' یہ رنجشیں' یہ غیبتیں' یہ جھوٹی گواہیاں' یہ بدخواہیاں' یہ باہمی تہمتیں' اور افترا پردازیاں' یہ پارٹی بندیاں' ان میں سے کسی چیز کا بھی وجود باقی نہ رہ جائے' اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف اسی ایک چھوٹے سے حکم پر ہمارا آپ کا عمل ہو جائے۔ آج معاشرے کی کایا پلٹ کر رہے اور پھر کتنی کوفتوں سے' کتنی الجھنوں سے' کتنی پریشانیوں سے خود بخود نجات مل جائے۔ اور ایک کا دل دوسرے کی طرف سے صاف ہو جائے اور کتنا وقت اور کتنی قوت ضائع ہونے سے بچ جائے۔

بہر حال یہ اختلاف کا وقت نہیں ہے۔ ایک دوسرے کے خلاف برے اور فحش فتوؤں کا وقت نہیں ہے۔ نکتہ چینیوں کا زمانہ نہیں ہے۔ نوک جھونک کا وقت نہیں ہے۔ مخلصانہ رنگ میں اپنے حسنِ اخلاق سے نرمی و محبت اور شرافت سے اپنے بھائیوں کی اصلاح اور سدھار کے لئے بیڑا اٹھایئے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾۔ (سورۃ حجرات' پارہ نمبر:26' آیت نمبر:10) ''مومن تو سب بھائی بھائی ہیں۔ لہٰذا تم اپنے دو بھائیوں میں صلح و صفائی کر دیا کرو اور اللہ سے ڈرو تو امید ہے کہ تم پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحم اور مہربانی کی جائے گی"۔

جس سے کسی قوم و جماعت کو نقصان ہو یہی اختلاف مذموم ہے پس مذموم اختلاف سے بچنا انسان کا فریضہ ہے اس کی بنیاد خود غرضی، خود پرستی، خود نمائی، بغض و حسد، عناد و تکبر، اور کینہ پروری ہوتی ہے، جس قوم میں بغض جگہ پکڑ لیتا ہے اس کو برباد کر دیتا ہے۔

نصیحت واصلاح کے آداب

مملکت شام کے ڈاکٹر (مولانا) مصطفیٰ سباعی اخوان المسلمین کے منصرم اعلیٰ نے المسلمون قاہرہ میں " اَلنُّصْحُ لِكُلِّ مُسْلِمٍ " ❶ کے تحت ایک مقالہ لکھا ہے کہ "اکثر لوگ نصیحت اور ہمدردی کے حدود سے قطعاً ناواقف ہوتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ نصیحت کے بجائے تذلیل پر اتر آتے ہیں۔ نصیحت کے بہت سے مراتب ہیں۔

پہلا مرتبہ

یہ ہے کہ جب آپ اپنے پڑوسی دوست یا پبلک کے کسی بھی آدمی کے متعلق کچھ سنیں تو اس کی تصدیق کرنے میں عجلت سے کام نہ لیں۔ بلکہ اس کی تحقیق اور جستجو کریں حتیٰ کہ آپ کو اس کی صحت کا یقین ہو جائے۔ کیونکہ لوگ برائی پھیلانے کے عادی ہو گئے ہیں اور عوام ہمیشہ حسن ظن کے بجائے بدگمانی کا جلدی شکار ہو جاتے ہیں۔

اگر آپ کوئی بات سینکڑوں نہیں ہزاروں آدمیوں سے بھی سنیں تو بھی جب تک کوئی شخص آنکھوں دیکھا حال بیان نہ کرے اس کی تصدیق نہ کریئے۔

---

❶: عن تميم الدارى أن النبى ﷺ قال " الدين النصيحة "۔ الحديث۔
مسلم: 1/175۔ ط: فؤاد، رقم الحديث: 95۔
"عن جرير رضي الله عنه قال: بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ...... (وفيه) وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔ مسلم حديث: 97-98-99۔ جامع ترمذى مع التحفة۔ ج: 3، ص: 123۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عینی شاہد کا اعتبار نہیں کرنا چاہیے جب تک یہ یقین نہ ہو جائے کہ یہ شخص ہر قسم کی غرض اور جوڑ توڑ سے پاک ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بدگمانی سے منع فرمایا ہے اور اسے ایک ایسا گناہ قرار دیا ہے جو حق کا ہرگز ہرگز فائدہ نہیں دیتا۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ﴾۔ (سورۃ حجرات پ:26' آیت نمبر:12) ''مسلمانو! لوگوں کی نسبت بہت شک کرنے سے بچتے رہو کیونکہ بعض شک (داخلِ) گناہ ہیں''۔ اور دوسری جگہ ارشاد ہے۔ ﴿وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا﴾۔ (سورۂ نجم پ:27 آیت نمبر:28) ''اور ظن (بدگمانی) کا حال یہ ہے کہ وہ تو حق (بات) کے سامنے کچھ بھی کارآمد نہیں''۔

دوسرا امر تبہ

یہ ہے کہ آپ نصیحت کرنے سے پہلے لوگوں کی طبیعت کا اندازہ لگائیں اور یہ کہیں کہ وہ نبی اور فرشتے نہیں ہیں کہ آپ ان سے ان جیسی عصمت اور پاکبازی کی توقع رکھیں' اس لئے آپ کو یہ امید نہیں رکھنی چاہیے کہ آپ [کے] دوستوں اور بھائیوں میں سے کسی سے لغزش یا کوئی فضول حرکت صادر نہ ہو' بلکہ اگر کسی سے خطا واقع ہو جائے تو [اسے] اس انسانی کمزوری پر جس سے کوئی انسان محفوظ نہیں رہ سکتا محمول کیجئے۔ اور سرشت کا نتیجہ سمجھئے جس کے قہر و تسلط سے صرف چند گنتی کے آدمی نجات پا سکتے ہیں۔ آپ اپنے پر نگاہ ڈالئے کہ کیا آپ خود ایسی غلطیوں اور لغزشوں کا ارتکاب تو نہیں کرتے جب خود ہی محفوظ نہیں ہیں تو دوسرے لوگوں سے اس کی توقع کیسے کر سکتے ہیں۔

ایک عربی شاعر نے کیا ہی خوب اچھا کہا ہے۔

ے وَمَنْ ذَالَّذِىْ تَرْضٰى سَجَايَاهُ كُلُّهَا

كَفٰى الْمَرْءَ نُبْلًا اَنْ تُعَدَّ مَعَائِبُهٗ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''ایسا خوش قسمت انسان کون ہے کہ جس کے تمام خصائل پسندیدہ ہوں۔ آدمی کی عقل کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس کے عیوب گنے جاسکیں''۔

بلکہ اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا فرمان نفس انسانی کی حقیقت واضح کرنے میں کتنا صاف ہے جو عزیز مصر کی بی بی ❶ کی زبانی کہا گیا ہے ﴿وَمَآ أُبَرِّئُ نَفْسِيٓ إِنَّ ٱلنَّفْسَ لَأَمَّارَةٌۢ بِٱلسُّوٓءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيٓ﴾۔ (سورۃ یوسف۔ آیت: 53۔ پ: 13) یعنی ''میں اپنے نفس کو خطا اور معصیت سے بری نہیں کرتی۔ کیونکہ نفس ہمیشہ ارتکابِ معصیت ہی کی ترغیب دیتا ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی رحمت شامل حال ہو جائے تو یہ الگ بات ہے''۔

جب مندرجہ بالا حقیقت واضح ہو جائے گی تو آپ سمجھیں گے کہ آپ کو اپنے ایک دوست کی غلطی اور خطا کی اطلاع ملی ہے جس کی آپ کو اصلاح کرنا ہے آپ اسے ایسا عیب تصور نہیں کریں گے جس کی وجہ سے اسے حقیر جانیں اور شب و روز اس کی تنقیص کے درپے [رہیں]۔ تمام انسانوں سے زیادہ باکمال، متورع، دین میں مضبوط اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی خشیت رکھنے والا وہ شخص نہیں ہے جو گنہگاروں کو ذلیل اور گنہگاروں کی تحقیر کرے اور تقویٰ و پرہیز گاری کے غرور میں اپنے آپ کو ان پر ترجیح دے۔

بلکہ باکمال شخص وہ ہے جو لوگوں پر رحم کرے۔ گنہگاروں کے ساتھ شفقت سے پیش آئے اور اپنے عیوب کو دیکھ کر ان کو معذور سمجھے۔

اور جس طرح ایک حکیم یا ڈاکٹر مریض کا علاج کرتا ہے اس طرح ان کو وعظ و نصیحت کرنے کے لئے آگے بڑھے۔

کیا آپ نے کوئی طبیب دیکھا ہے جو مریض کے ساتھ حقارت سے پیش آئے اور

---

❶: اس میں مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ یوسف علیہ السلام کا قول ہے۔ بایں صورت یہ ان کی کسرنفسی پر محمول ہوگا۔ اس کیلئے دیکھیں ''الجمال والکمال'' علامہ قاضی سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذلت آمیز سلوک کرے، یا اس پر غرور سے اپنا سر بلند کرے، نیکی کے معلم ہمارے نبی صلی علیہ وسلم نے کیا عمدہ فرمایا ہے۔" بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ "❶ (ترجمہ) "آدمی کے شریر بننے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے"۔

نہی عن المنکر شرکثیر کا باعث نہ ہو

نصیحت اور امر بالمعروف کے لئے ایک ضروری شرط یہ ہے کہ آپ اس انداز تبلیغ میں اس پہلو کو ذہن میں رکھیں کہ ایسا نہ ہو کہ جس منکر پر آپ نکیر کرنا چاہتے ہیں وہ کسی بڑے شر کا سبب بن جائے اور اس سے فتنہ وفساد، اشتعال، معصیت میں زیادتی اور جماعت میں انتشار پھیلنے کا خطرہ پیدا ہو جائے۔ کیونکہ ان چیزوں کا خمیازہ ہر چھوٹے بڑے اور نیک و بد کو بھگتنا پڑے گا۔ ایک فرد کی بدعملی پر انکار کر کے ایسے منکر میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے۔ جس کا ضرر پوری جماعت پر اثر انداز ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [ام المؤمنین] عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

" لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِالْاِسْلَامِ لَبَنَيْتُ الْكَعْبَةَ عَلٰى قَوَاعِدِ اِسْمٰعِيْلَ وَلَجَعَلْتُ لَهٗ بَابَيْنِ بَابًا يَدْخُلُ النَّاسُ وَبَابًا يَخْرُجُوْنَ "۔❷

ترجمہ: "اگر تمہاری قوم ابھی ابھی مسلمان نہ ہوئی ہوتی تو میں کعبہ کو نئے سرے سے اسماعیل علیہ السلام کی بنیادوں پر تعمیر کر دیتا اور اس میں اندر آنے اور نکلنے کے لئے دو دروازے رکھتا"۔

دیکھئے دین میں لوگوں کے فتنہ میں مبتلا ہو جانے کے خوف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبۃ اللہ کی مرمت کا ارادہ ترک کر دیا۔ دین میں سمجھ کا تقاضا یہی ہے کہ آپ ایک

---

❶: مسلم ج :4، ص 1986 حدیث نمبر 2564۔ ط فؤاد عبدالباقی۔

❷: مسلم ج :2 ص 968 تا 972۔ (باختلاف الفاظ یسیر)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معمولی شر کو بہت بڑے شر کے ساتھ دور کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اور چھوٹے فتنہ کے بجائے ایک بڑا فتنہ مول نہ لیں اور یقین کیجئے کہ حصولِ منافع پر دفع مفاسد مقدم ہے۔ ایسے ہی آداب کی طرف اللہ تعالیٰ نے ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ ﴿ اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾۔ (سورۂ نحل۔ آیت: 125' پارہ: 14) ترجمہ: ''اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت اور نصیحت کے ایک اچھے انداز کے ساتھ لوگوں کو دعوت دو''۔

بات بھی یہی ہے کہ نصیحت جب نرمی اور ملائمت کی حدود سے گزر جاتی ہے تو ایسی سختی اور تلخی میں تبدیل ہو جاتی ہے کہ قبولیت کے بجائے الٹا متنفر کر دیتی ہے اور لوگ راہِ راست کے قریب آنے کے بجائے دور ہو جاتے ہیں۔

تشہیر وتوہین اور لعن طعن کی ممانعت

قرآنِ کریم میں ارشاد ہے: ﴿وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ﴾۔ (سورۂ حجرات آیت: 11' پ: 26) یعنی ''نہ ایک دوسرے کو عیب لگاؤ اور نہ برے لقب سے مخاطب کرو''۔

عیب جوئی اور تمسخر آج مسلمانوں میں یہ عیوب عام ہو رہے ہیں۔ ان چیزوں سے منافرت وعداوت پھیلتی ہے۔

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے لعن طعن اور تشہیر وتوہین سے روکنے کے سلسلہ میں نہایت عمدہ باتیں لکھی ہیں۔ چنانچہ اپنے رسالہ ''رأس الحسین'' میں لکھتے ہیں کہ ''وہ سیئات اور برائیاں جن کا گنہگار ارتکاب کرتے ہیں' کبھی ان کے گناہ توبہ کے سبب سے دور ہو جاتے ہیں۔ کبھی ایسی حسنات کے سبب سے جو بدیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ کبھی ایسے مصائب وحوادث و امراض کے سبب جو گناہوں کا کفارہ بن جایا کرتے ہیں۔ اور کبھی مسلمانوں کی دعاؤں کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبب۔ پس انہیں وجوہات کی بنا پر اہل علم حجاج بن یوسف جیسے ظالم کو لعن طعن نہیں کرتے۔ اس کے دیگر اعمال صالحہ کے پیش نظر اس کے ملعون و مطعون کرنے کو گوارہ نہیں کرتے۔ زیادہ سے زیادہ ﴿ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ﴾ کہہ سکتے ہیں۔ ایسا کہنے میں کسی کی خصوصیت پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ فی الواقع جو ظالم ہوگا اسی پر لعنت پڑتی ہے۔ اور خصوصیت سے اس کو ظالم کہنا اور لکھنا احتیاط اور تقویٰ کے خلاف ہے۔ کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس کے سیئات و مظالم اور ذنوب و منکرات اسباب مذکورہ (1) توبہ و استغفار (2)، حسنات ماحیہ (3) مصائب مُکَفِّرہ (4) ودعاہائے مقبولہ کی وجہ سے معاف ہو چکے ہوں۔ اور ہم ان کو ظالم و فاسق کہہ کر یا ان پر لعن طعن کر کے خود گنہگار ہو رہے ہیں۔ علاوہ ازیں [نبی] صلی اللہ علیہ وسلم نے معیَّن آدمی کو لعنت کرنے سے منع بھی فرمایا ہے چنانچہ صحیح بخاری ❶ کی حدیث یہ ہے کہ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک شخص کا نام [عبداللہ اور لقب] حمار تھا اور وہ شراب نوشی کے بڑے عادی تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار حد جاری فرمائی تھی۔ ایک بار ان کو لایا گیا تو ایک صحابی نے ان پر لعنت بھیجی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''لَا تَلْعَنُهُ فَاِنَّهُ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ''۔ اس پر لعنت نہ بھیجو۔ کیونکہ اسی عادت بد کے ساتھ ان میں یہ خوبی بھی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتے ہیں۔ (راس الحسین مطبوعہ مع الاستشہاد للطبری ص:203)۔

اگرچہ علما کا ایک گروہ حجاج و یزید وغیرہ معین اشخاص کے لعنت کرنے کو برا نہیں جانتا لیکن اس کے بالمقابل پھر ایک جماعت علما میں ان حضرات کی بھی ہے جو یزید وغیرہ پر لعن طعن تو کیا ان کی محبت و مودت کو ضروری ٹھہراتے ہیں کیونکہ وہ بہرحال کافر نہ تھے صاحب

❶: صحیح بخاری مع الفتح۔ ج: 12، ص: 78۔ کتاب الحدود۔ ما یکرہ من لعن شارب الخمر وأنه لیس بخارج من الملة.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان تھے جس کی بنیاد پر ان سے محبت ضروری ہے۔

حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ یہاں تک لکھنے کے بعد فرماتے ہیں: " وَالْمُخْتَارُ عِنْدَ الْاَئِمَّةِ، اَنَّا لَا نَلْعَنُ مُعَيَّنًا، وَلَا نُحِبُّ مُعَيَّنًا "۔(رأس الحسين مطبوعه مع استشهاد الحسين ص: 204) یعنی ''جمہور امت کے نزدیک راجح اور مختار قول یہ ہے کہ خاص معین شخص پر ہم لعنت بھی نہیں کر سکتے'' اس سے معلوم ہوا کہ ایک طائفہ علما کا جو خیال ہے کہ معین شخص کو لعنت کر سکتے ہیں وہ غیر مختار اور غیر مقبول ہے۔ اسی طرح کسی خاص معین آدمی سے (مثلاً یزید و حجاج) سے علی الاطلاق محبت نہیں کر سکتے محض اس بنیاد پر کہ وہ اہل ایمان تو ہیں۔ تو یہ خیال بھی مطلق صورت میں صحیح نہیں ہے اور غیر مختار و غیر مقبول ہے۔

آخر میں چل کر لکھتے ہیں:

"وَمَذْهَبُ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ اَنَّ الشَّخْصَ الْوَاحِدَ اِذَا كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٌ وَسَيِّئَاتٌ فَاَمْرُهُ اِلَى اللّٰهِ"۔(رأس الحسین ص:206)۔

یعنی ''اہل سنت والجماعت کے جمہور علما کا مذہب یہ ہے کہ کسی معین شخص میں جب حسنات و سیئات دونوں جمع ہوں (تو چونکہ دونوں طرح کے اسباب موجود ہیں اور اس میں کسی سبب کو کسی پر ترجیح دینے کا ہم حق نہیں رکھتے)۔ اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے'' (جس طرح چاہے ایسے حضرات کے ساتھ معاملہ فرمائے)۔

تمسخر واستہزاء کی مذمت

کسی انسان کی بدعملی و گنہگاری اور اس کے بعض معاصی و فسق کے سبب اس پر لعن طعن کرنا' برا بنانا' اس کا تمسخر اڑانا' اس کی تذلیل کرنا درست نہیں ہے۔ حمار [عبداللہ] نامی صحابی کے متعلق یہ روایت موجود ہے کہ بار بار شراب نوشی و بدعملی کے باوجود ان کے ملعون بنائے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانے کو رحمت عالم نے درست نہیں جانا بلکہ باوجود ان کے عادی مجرم ہونے کے ان پر لعن طعن کرنے سے صاف طور سے منع فرما دیا۔ وہاں تو یہ بتایا کہ یہ شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے اس لئے اس کو اس کے اس جرم کے سبب لعن طعن زیبا نہیں۔ شیخ الاسلام نے صاف طور پر لکھا ہے کہ کسی معین شخص پر لعن طعن کرنا، برا بھلا کہنا اس لئے درست نہیں ہے کہ ہوسکتا ہے اسباب لعنت زائل ہو چکے ہوں۔ توبہ، استغفار کے سبب یا حسنات ماحیہ کے سبب، یا ہوسکتا ہے کہ مصائب و امراض نے اس کے گناہوں کو کفارہ بن کر دھو دیا ہے، یا کسی کی مقبول دعاؤں کے سبب اس کی بخشش کا انتظام ہو گیا ہو۔ (رأس الحسین مطبوعہ مع استشهاد الحسین ص: 203'304) .

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إنما المؤمنون إخوة

سوائے اس کے نہیں مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں

(سورة الحجرات: 10)

سلف صالحین کے منہج پر اشاعت اسلام کا مرکز

مکتبۃ الامام البخاری

الدار العلمية لنشر التراث الاسلامی

متصل مسجد اہلحدیث کورٹ روڈ کراچی

Fax: 2214019 Ph: 2217337